صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 30 دسمبر 2019ء بمطابق 3 جمادی الاوّل 1441 ہجری بوقت دو بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحمٰنُ O عَلَّمَ القُرءَانَ O خَلَقَ الاِنسٰنَ O عَلَّمَهُ البَیَانَ O الشَّمسُ وَالقَمَرُ بِحُسبَانٍ O وَالنَّجمُ وَالشَّجَرُ یَسجُدَانِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ المِیزَانَ O اَلَّا تَطغَوا فِی المِیزَانِ O وَاَقِیمُوا الوَزنَ بِالقِسطِ وَلَا تُخسِرُوا المِیزَانَ O وَالاَرضَ وَضَعَهَا لِلاَنَامِ O فِیهَا فٰکِهَةٌ وَالنَّخلُ ذَاتُ الاَکمَامِ۔

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ و آخرُ الدَعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میری ایک بات ہے، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ کی ایک بات میں نے سنی تھی کہ جمعرات کو اجلاس نہیں ہوتا، اس دفعہ ہوگا انشاء اللہ۔ جی نگہت بی بی! میں نے اڑتی اڑتی آواز سنی تھی، وہاں سے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! تھینک یو ویری مچ اور یہ ہماری قوم کا مسئلہ ہے، یہ پاکستان کا مسئلہ ہے، ہماری ایل او سی پہ انڈیا جو کہ + مودی صاحب، سوری سوری سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Expunge کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، یہ Expunge، بالکل یہ Expunge کر دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Expunge کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جی، یہ Expunge ضرور کر دیں، میری غلطی ہے، مودی صاحب جو کہ ایک طریقے سے بالکل پاگل ہو چکے ہیں اور ان پہ جنگی جنون سوار ہو چکا ہے، جناب سپیکر صاحب! ہمارے دو شہید، ہمارے فوج کے دو شہید ہوئے ہیں، ایل او سی پر اور وہ+وہ مودی، سوری وہ مودی جو کہ سوری سر، ایک دفعہ پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر Expunge کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس کو پھر Expunge کریں، سوری سر، یہ ایک بات ہے، ایک بات ہے، سر! جب بھی کوئی۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں، مجھے انہوں نے Confuse کر دیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ایک عالم دین تھے اور بڑی سیاسی شخصیت تھے، ہم سب اس کا احترام کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن ہم ان کا بہت احترام کرتے ہیں، وہ ایک عالم دین، ایک سکالر اور ہمارے

---

*بحکم سپیکر صاحب حذف کیے گئے۔

لئے ان کی افکار اور ان کی جو لکھی ہوئی بکس ہیں، وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں، ہم ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔ سر! مودی جو ہے وہ ایک ایسا پاگل شخص ہے، جس نے باقاعدہ طور پہ جو لاء پاس کیا ہے، جس کے خلاف خود بھارت میں جنگیں چھڑی ہوئی ہیں، صرف مسلمانوں کو اقلیت کی بناء پہ انہوں نے اس سے باہر کر دیا، جبکہ کرسچنز کے لئے، سکھوں کے لئے اور دوسری مینارٹیز کے لئے کچھ اور قانون بنایا ہے، سر! آج کل میں دیکھ رہی ہوں کہ میرے واٹس ایپ پہ اگر میں آپ کو ریکارڈنگ سنواؤں تو بچوں کی مائیں چیخ چیخ کے کہہ رہی ہیں کہ کشمیر کے اندر جامعہ میں باقاعدہ طور پہ ان کی جو ایک دہشت گرد تنظیم ہے، وہ باقاعدہ طور پہ عورتوں کو حجاب پہنتے ہوئے، دیکھتے ہوئے ان کی بے عزتی کرتے ہیں، ان کے ساتھ درندگی کرتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! اس پہ میں سمجھتی ہوں کہ ہم یہاں سے مودی پاگل اور جنونی بندے کو ہم پاکستان کی، اس خیبر پختونخوا کی اسمبلی سے یہ میسج دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کا بچہ بچہ پاکستان کی سرحدوں کے لئے اپنی فوج کے شانہ بشانہ ہے، ان شہیدوں کے ساتھ، ان کے لواحقین کے ساتھ ہم تعزیت کرتے ہیں اور جو زخمی ہیں، ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کرتے ہیں اور مودی کو یہاں سے میسج جانا چاہیئے، تمام پارلیمنٹ کی طرف سے، تمام اس اسمبلی کی طرف سے کہ مودی سرکار، اب تم اپنے لاء کے Against جو کچھ ہو رہا ہے، اس کو ختم کریں، مہربانی کریں، جو جنگی تناؤ ہے، اس کو ختم کریں تاکہ ہم لوگ بھی سکون سے رہ سکیں اور بھارت کے لوگ بھی سکون سے رہ سکیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ عنایت اللہ خان صاحب! ان کے بعد دینا ہے۔

جناب عنایت اللہ: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور نگہت بی بی کی Slip of tongue پہ میں سمجھتا ہوں، انہوں نے دوبارہ معذرت کی ہے، اس لئے پھر میں اس پہ بات نہیں کروں گا، یہ جو بھارت کا مسئلہ ہے، اس کو ہم اسمبلی کے اندر اٹھاتے رہے ہیں، اس پہ ریزیلوشنز بھی پاس ہوئی ہیں، اس پہ پہلے بھی میں نے بات کی ہے، میں اس کو دوبارہ Repeat کروں گا، یہ مودی جو کچھ کر رہا ہے، یہ اس کے Manifesto کا حصہ ہے، ان کی جو آڈیالوجی ہے، ہندوں کی آڈیالوجی ہے کہ ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہے، اس میں صرف ہندو جو ہیں، یعنی ہندوستان ہندوستانیوں کا نہیں بلکہ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے، وہ کسی دوسرے مذہب کے لئے نہیں ہے اور جس طریقے سے، کھلے طریقے سے وہ مسلمانوں کو Exclude کر رہے ہیں، ہر چیز سے مسلمانوں کے گرد گھیرا تنگ کر رہے ہیں، ایک تو یہ بات ہے کہ جو لوگ کہتے تھے کہ دو قومی نظریہ جو ہے وہ ڈوب گیا ہے، ان لوگوں کو اب یہ بات سمجھ آ رہی ہے کہ جو دو

قومی نظریہ تھا وہ ایک حقیقت تھا، ایک سچ تھا، انڈیا کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے، اس کو وہ سچ ثابت کر رہے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس پوری صورتحال کے اندر ہماری کیا ذمہ داری بنتی ہے، ہمارے فارن آفس کی کیا ذمہ داری بنتی ہے، ہمارے وزیر خارجہ کی کیا ذمہ داری بنتی ہے، ہمارے پرائم منسٹر کی کیا ذمہ داری بنتی ہے، ہماری پولٹیکل لیڈرشپ کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟ کیا ہم اپنے درمیان لڑ کر اس ملک کے اندر پولرائزیشن Create کر کے اس ملک کے اندر سیاسی عدم استحکام مسلسل ہم خود اپنے درمیان لڑ کر اس Important issues کو Ignore کریں گے، ہم نے کشمیر کے اوپر تقریریں کر کے کشمیر کے اوپر ٹویٹس کر کے اس سے پھر پسپا ہو گئے، کشمیر کا مسئلہ رفتہ رفتہ سرد خانے میں جا رہا ہے، کشمیر کے کرفیو کے 140 دن سے زیادہ ہو گئے ہیں، وہاں لوگ محسور ہیں، وہاں بچوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے، وہاں لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور شہید کیا جا رہا ہے، اس طرح پورے ہندوستان کے اندر مسلمانوں کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے، مسلمانوں کو کھلے عام Openly مار اپیٹا جا رہا ہے، ان کو قتل کیا جا رہا ہے، ایک مسلمان، بوڑھے، نوجوان وہ بوڑھے مسلمان کو اس بنیاد پہ گھسیٹا گیا کہ وہ گائے کا گوشت بیچ رہے تھے، ان کے منہ میں سور کا گوشت ڈالا گیا، یہ ویڈیو کلپس جو ہیں، یہ دلخراش ویڈیو کلپس سرکولیٹ کر رہے ہیں، میں اس بات پہ آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا، حکومت اس پہ ریسپانڈ کرے، کوئی ریزلیوشن اس بات پہ آجائے یہاں سے، اس مجلس سے، اس اسمبلی کے اندر سے یہ میسج چلا جائے کہ ہماری حکومت اس حوالے سے کیا Strategy رکھتی ہے؟ کیا پوری قومی قیادت کو، پوری سیاسی قیادت کو ایک پلیٹ فارم پہ اکٹھا کر کے جس طرح دہشت گردی اور Militancy کے خلاف نیشنل ایکشن پلان ترتیب دیا گیا، کیا کوئی قومی پالیسی ترتیب دی جا سکتی ہے؟ کیا ایک، دو، تین کی طرح کوئی Steps decide کئے جا سکتے ہیں؟ کیا کوئی لائحہ عمل، کوئی روڈ میپ پورے پاکستان کو دیا جا سکتا ہے؟ عمران خان نے جنرل اسمبلی میں تقریر کی تھی، اچھی تقریر کی تھی، اس کے بعد انہوں نے کہا تھا، میں روڈ میپ دوں گا، وہ روڈ میپ کدھر ہے، وہ روڈ میپ کدھر ہے کہ اس پہ پورا پاکستان چلے؟ اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسئلہ ان کا تو ہے، وہاں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے لیکن ہمارا بھی ایک مسئلہ ہے کہ ہم اس حوالے سے خاموش کیوں ہیں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Windup please.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ہم اس حوالے سے Steps کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں؟ اس پہ ہمیں آنا چاہیئے، یہ چیزیں ہمیں Recommend کرنی چاہیئں، اس پہ ایک ریزولیوشن آنی چاہیئے اور یہ میسج اس اسمبلی کے اندر سے جانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ مفتی عبید الرحمان صاحب، ایم پی اے کا مائیک کھولیں۔

مفتی عبید الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے پروڈکشن آرڈر کے ذریعے اسمبلی میں بلوایا، یقیناً یہ جمہوری روایات کے لئے تقویت دیتا ہے، اس قسم کے فیصلے آپ کی محبت اور آپ کے خلوص کا مظہر ہیں۔ جناب سپیکر! 12 اکتوبر 2019 کو میرے ڈسٹرکٹ آفیسر نواب علی کی ناگہانی موت پر میں نے اس ایوان میں ایک تقریر کی تھی اور بھرپور مذمت کی تھی، میں نے فلور آف دی ہاؤس یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں ان شاء اللہ العزیز اس واقعے کی مکمل تحقیقات کراؤں گا، آپ سے بھی میں نے مطالبہ کیا تھا، بہر حال اس نتیجے میں ڈی آئی جی ہزارہ کی سربراہی میں ایک جے آئی ٹی بنی، جناب سپیکر! میں نے مکمل اس جے آئی ٹی کے ساتھ تعاون کیا، میں اس کے پاس جا کے پیش ہوا، میں نے جو نشاندہی کرائی تھی، وہ نشاندہی کرائیں، بہر حال اس جے آئی ٹی نے تحقیقات کر کے ایک حد تک پہنچ گئی لیکن دوسری طرف اس مرحوم ڈی او نے اپنی موت سے پہلے اپنی خودکشی کے حوالے سے ایک تحریر لکھی ہے جو چودہ صفحات پر مشتمل ہے، اب اس جے آئی ٹی کی تحقیقات اور اس خط کے درمیان ایک بہت بڑا تضاد پایا جاتا ہے، جناب سپیکر! آج پھر بھی میں اس ایوان کو اعتماد میں لینے کے لئے آپ کے سامنے حاضر ہوں، اب یہ جے آئی ٹی تحقیقات اور ڈی او صاحب کا جو خط ہے، اس خط میں پانچ دفعہ ڈی او صاحب لکھتے ہیں، یہ خط میں نے تھوڑا سا آپ کے سامنے بھی رکھا ہے، میں نے وزیر قانون اور دوسرے جو ہمارے اپوزیشن کے ذمہ داران ہیں، ان کے سامنے بھی رکھا ہے، جناب سپیکر! اس خط میں یہ لکھتے ہیں کہ ''بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ میں نواب علی ولد رعد ڈی او میل کوہستان تولئ پالک لکھ کر دیتا ہوں کہ میں نے درجہ ذیل وجوہات کی بناء پر خودکشی کی ہے''، بہر حال آگے کافی لمبا خط ہے، اس میں وہ پانچ دفعہ لکھتے ہیں کہ میں خودکشی کر رہا ہوں، میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر رہا ہوں، میں اپنی بیوی بچوں کو اللہ کے سہارے چھوڑ کے جا رہا ہوں، مجھے زندگی کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ اس پورے خط میں پانچ چھ دفعہ وہ لکھتے ہیں اور ٹرانزک رپورٹ ساتھ لگی ہوئی ہے، اس میں یہ آیا ہے کہ یہ خط اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اس کی اپنی دستاویز ہے، اب اس سب کے باوجود تحقیقات کے پس منظر میں ایف آئی آر ہوئی، اس ایف آئی آر میں مجھے بھی نامزد کیا گیا، دفعہ نمبر 109 میں مجھے بھی چارج کیا گیا، اس میں میں نے اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر کے آج میں جیل سے آ رہا ہوں، آپ نے بلوایا ہے، اب میری درخواست یہ ہے کہ میرا گناہ کیا ہے؟ اس میں میں ذرا بولنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں نے ٹیلی فون

ضرور کیا ہے، یہ میرے فرائض منصبی میں ہے کہ میں اپنی عوام، اپنی قوم کے لئے کسی آفیسر کو ٹیلی فون کروں، ایک تو میں ایم پی اے ہوں، دوسرا میں اس ضلعے کا ڈیڈک کا چیئرمین ہوں، اس حوالے سے آپ سب جانتے ہیں کہ ہم اور آپ تمام ایم پی ایز آپ تمام معزز اراکین اپنے آفیسروں کو ٹیلی فون کرتے رہتے ہیں لیکن اس ٹیلی فون میں میں نے یہ چیلنج کیا ہے کہ کوئی ایسی بات یا دھمکی کسی نمائندے کا یہ کام نہیں ہوتا، ہم باتوں پہ یقین رکھتے ہیں، ہم سیاست پہ یقین رکھتے ہیں، میں کوئی پہلی دفعہ نہیں آیا، میں یونین کونسل کا ناظم رہا ہوں، اس کے بعد تینوں کوہستان کا، متحدہ کوہستان کا میں ڈسٹرکٹ ناظم رہا ہوں چار سال، لیکن اب اس کے باوجود ٹیلی فون کو بہانہ بنا کر مجھے چارج کرنا، آج یہ بارہواں دن ہے میں جیل میں ہوں، یہ میرے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ایک ٹیلی فون کی بات ہے، دوسرا اس خط کی بنیاد پہ کہ یہ خط لکھا ہے، میں نے اپنے پیڈ پہ لکھ کے دیا ہے، کوئی شک نہیں ہے، اس میں آپ سب جانتے ہیں کہ ہم نے لیٹر پیڈ بنائے ہیں، ہم لکھ کر دیتے ہیں، اس خط کو سامنے لایا جائے، اس خط میں میں نے یہ لکھا ہے، میں نے خود ریکارڈ پہ دیکھا ہے کہ پالیسی کے تحت مفاد عامہ کی خاطر قانون کے مطابق یہ یہ کام کئے جائیں، یہ تو لکھنا پڑتا ہے، اگر وہ خط مجھے ملزم بنا سکتا ہے تو میرا یہ سوال ہے کہ ڈی او مرحوم نے اپنی خودکشی کے حوالے سے جو خط لکھا ہے، اس خط کے اندر اس نے اپنے دو بھائیوں کو اور اپنے رشتہ داروں کو بھی کہا ہے کہ ان کو میرا چہرہ تک نہ دکھایا جائے، میں خودکشی کر کے جا رہا ہوں، میرے فلاں فلاں رشتہ داروں کو میرا چہرہ نہ دکھایا جائے، میرے جنازے میں ان کو نہ چھوڑا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر لاء کدھر ہیں؟ وہ ذرا ریسپانڈ کریں، پلیز۔

<u>مفتی عبیدالرحمان:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر لاء کو ذرا بلالیں۔

<u>مفتی عبیدالرحمان:</u> تو اب میں آخری بات یہ عرض کرتا ہوں، جناب سپیکر! ایسی صورتحال میں اب اس ڈی ای او مرحوم نے اپنے اس خط میں اپنے ڈائریکٹر سے بھی نالاں ہونے کا اعلان کیا ہے، اپنے ماتحتوں سے بھی نالاں ہونے کا اعلان کیا ہے، میں سمجھتا ہوں، تمام ماہرین سمجھتے ہیں کہ وہ نفسیاتی بیمار تھا، اس نے یہ خط لکھا ہے، بہر حال جو کچھ بھی ہے، میں کسی کی ذات پہ نہیں آنا چاہتا، اب اس وقت صورتحال یہ ہے کہ میرے ساتھ یہ جو کارروائی ہوئی ہے یہ زیادتی پر مبنی ہے، میں اس معزز ایوان کا رکن ہوں، میرے ساتھ زیادتی کو یہ پورے ایوان کے ساتھ زیادتی تصور کی جائے، اس کے لئے میرا مطالبہ ہے کہ ایک تو

پارلیمنٹری، حکومتی اور اپوزیشن اراکین کی ایک کمیٹی بنائی جائے، اس کمیٹی کی نگرانی میں تحقیقات ہوں، میں اگر گناہگار ہوں، میں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے، ہم عدالتوں کا بھی احترام کرتے ہیں، اب بھی میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں لیکن اگر بے گناہ مجھے سیاسی یا کسی قوم یا کسی علاقے کے دباؤ کی بنیاد پر مجھے چارج کیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کی توہین ہے، یہ کسی ممبر کی توہین ہے، اس کے لئے پارلیمنٹری کمیٹی بنائی جائے نمبر ایک، نمبر دو جناب سپیکر! کئی دنوں سے، ایک مہینے سے زیادہ ہوا، حکومتی مشینری استعمال کر کے اس واقعہ کے بعد یہ دوسرا مہینہ ہے، ابھی مجھ پہ اور میرے ساتھ جو دس ملزم ڈیکلیئر کئے ہیں، ان پہ دہشت گردی کی دفعہ 7اے ٹی اے لگانے کے لئے تابڑتوڑ کوشش ہو رہی ہیں اور شاید آج اور کل میں لگ بھی جائیں۔ جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ پولیس کو ہدایت کی جائے کہ کسی کے اشارہ پر یا کسی سیاسی دباؤ یا عوامی دباؤ پر اس قسم کی حرکات سے باز رکھا جائے بصورت دیگر میں ادھر پارلیمان میں بھی احتجاج کروں گا اور آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ ایسی حرکت سے پولیس کو باز رہنے کی ہدایت کی جائے۔ نمبر تین، میرا یہ مطالبہ ہے کہ مرحوم کے خط میں جو لوگ اور اس کے گھر والے ہیں، اصل میں وہ ان سے ڈسٹرب تھا، یہ پریشان اپنے گھر سے تھا، ان کو ابھی تک پولیس نے ہمیں تو ایف آئی آر کر کے ملزم بنایا ہے اور جوان لوگوں کی نشاندہی کی وہ ابھی تک شامل تفتیش نہیں ہوئے۔ لہذا ان لوگوں کو جو اس خط میں ان کے رشتہ دار ہیں، ان کو شامل تفتیش کیا جائے، یہ میری درخواست ہے۔ جہاں تک جناب سپیکر! حسین بابک صاحب نے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Windup, please.

<u>مفتی عبیدالرحمان</u>: کچھ ہمارے ساتھیوں نے پیکج کی بات کی ہے، مرحوم میرا بھائی تھا، میرے ڈسٹرکٹ کا آفیسر تھا، ان کے بچوں کے ساتھ میری ہمدردی ہے، دلی ہمدردی ہے لیکن اگر گورنمنٹ اس کو پیکج دیتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، مجھ پر دہشت گردی کی دفعہ 7اے ٹی اے لگا کر مجھے اور میرے ساتھیوں کو قاتل ڈیکلیئر کر کے بے گناہ پیکج دینا، اپنے ایک کلو گوشت کے لئے ہمیں اور ہماری بھینس ذبح کرنا، اس کی میں قطعاً اجازت نہیں دوں گا، اگر ایسی صورتحال ہوئی تو ہم بھی پھر Fight کریں گے، ہمیں قاتل ڈیکلیئر کر کے کسی کو پیکج اور صرف پیکج کے لئے یہ جو زور ہے، احتجاج ہو رہا ہے، وہ اس لئے ہو رہا ہے، یہ 7اے ٹی اے اس لئے لگائی جا رہی ہے کہ اس کے بغیر شہداء پیکج نہیں ملتا، بھئی شہداء پیکج اگر آپ دیتے ہیں تو دے دیں لیکن ہمیں قاتل ڈیکلیئر کر کے صرف شہداء پیکج کے لئے اس بات سے بہت دکھ ہے اور یہ شانگلہ کے اپنے دوستوں سے بھی یہ گلہ ہے کہ اصل تحقیقات کو چھوڑ کے پختون روایات کو چھوڑ کے جرگے کی

روایات کو چھوڑ کے ثبوت اور اسلام کی روایات کو چھوڑ کے کسی کو ٹارگٹ کرنا اور اس کو دہشتگرد قرار دینا اس کو ہم قطعاً تسلیم نہیں کریں گے، میرے یہ تین مطالبات ہیں، جناب سپیکر! اس پہ ایکشن لینے کی میں درخواست گزار ہوں، والسلام۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ لاء منسٹر صاحب! ریسپانڈ کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی! انہوں نے بات کی تو یہ ان کو جواب دیں گے۔

بچوں اور بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں سر، یہ بھی اس کے ساتھ تو Related نہیں ہے لیکن ایک بچے کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، میں اس پہ بات کرنا چاہتی ہوں، اس کے ساتھ مجھے لاء منسٹر اسی کا بھی جواب دے دیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں کئی دنوں سے کئی مہینوں سے بلکہ اٹھارہ مہینوں سے بلکہ پورے چھ سالوں سے یہ بات اس ہاؤس میں کرتی آرہی ہوں کہ بچوں کے ساتھ جو زیادتیوں کا سلسلہ ہے وہ روز بروز بڑھتا چلا جارہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! مانسرہ میں ایک بچے کے ساتھ ایک آدمی نے سو دفعہ، منسٹر لاء صاحب اگر آپ تھوڑی سی میری طرف توجہ دیں، سو دفعہ زیادتی کی، سو دفعہ زیادتی کی، ایک سات آٹھ سال کے بچے کے ساتھ سو دفعہ زیادتی کرنے کے بعد جب اس کی آنکھوں سے آنسو سوکھ گئے تو خون کے آنسو بہنے لگے، جناب سپیکر صاحب! یہ درندگی کی انتہا ہے، یہ انسانیت کے ساتھ ظلم کی انتہا ہے۔ جناب سپیکر! ہم کس معاشرے میں رہ رہے ہیں؟ میں آپ سے کتنی دفعہ یہ درخواست کر چکی ہوں کہ آپ اپنی سربراہی میں ایک ایسی کمیٹی بنائیں کہ جس میں ہمیں، یہ بچہ کل بڑا ہوگا، یہ بچہ بڑا ہو کے اپنا انتقام پھر اور بچوں سے لے گا، اگر آپ اس پوری نفسیات کو سمجھیں تو یہ یہی ہو رہا ہے کہ جن کے ساتھ بچپن میں زیادتی ہوتی ہے، اس بچے کے ساتھ تو سو دفعہ زیادتی ہوئی ہے، اس کے آنسو سوکھ گئے اور پھر اس کی آنکھوں سے یعنی یہ ایک ماں کے لئے، ایک باپ کے لئے، ایک خاندان کے لئے کیسا صدمہ ہوگا کہ ان کا بچہ جو ہے وہ خون کے آنسو نہیں بلکہ آنسو نہیں لیکن خون کے آنسو اس کی آنکھوں سے بہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آج میں اس کمیٹی کے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گی، جب تک آپ نے اس میں کمیٹی نہیں بنائی ہے، یہ آپ کی چیئر کے نیچے ہونی چاہیئے تاکہ اس میں نفسیات کے ماہر لوگ، کیونکہ یہ پورے پاکستان میں ایک پورا سرکل چل رہا ہے اس طریقے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ایک منٹ، جس طریقے سے آیاز سہیل نے تین سو بچوں کے ساتھ زیادتی کی، اس کو دو دفعہ انگلینڈ سے Deport کیا گیا، اس نے سزا پائی، پھر اس کے بعد وہ اٹلی میں گیا جناب سپیکر صاحب! ہمارا معاشرہ یا ہمارا جو Immigration system ہے، جو ہمارا سسٹم کا سسٹم ہے، وہاں پر Thumb ہوتا ہے، جب وہ ترکی کے لئے اس نے Apply کیا تو وہ دونوں چیزیں جو Connected ہوتی ہیں وہ آ گئیں کہ یہ فلاں فلاں کیس میں مطلوب ہے، وہاں سے بھی اس کو Deport کیا گیا، ابھی تک اس نے اقرار کیا، اس کو سزائے موت کیوں نہیں دی گئی؟ جناب سپیکر صاحب! اس نے جب Confess کر لیا کہ میں Dark Web کے لئے کام کرتا ہوں اور Dark Web وہ ہوتا ہے کہ جس میں لوگ بولیاں لگاتے ہیں کہ اس بچی کے اس نازک حصے کو زیادہ اذیت دی جائے، تو اس میں اتنے ڈالر، اس بچے کے فلاں نازک حصے کو اگر اذیت دی جائے تو اتنے ڈالر، جناب سپیکر صاحب! یہ مکروہ دھندہ کب ختم ہو گا؟ اس مکروہ دھندے کی میں مذمت کرتی ہوں اور نہ اس بندے کو، اس بندے کو میں چاہتی ہوں کہ ان تمام لوگوں کو، ورنہ آپ کا معاشرہ جنسی زیادتی کا جو آنے والی نسل ہے، وہ بھی جنسی زیادتی کا شکار ہوتی رہے گی اور یہ لوگ جو کر رہے ہیں، یہ بھی اپنا بدلہ لے رہے ہیں۔ آج میرے ساتھ اور مجھے خوشی ہے کہ میری بہنیں ادھر سے بھی کھڑی ہیں، ادھر سے بھی کھڑی ہیں، آپ نے یہ کمیٹی بنانی ہے، ہم اس پہ احتجاج کرتے ہیں کہ اس کو سزائے موت دینے کا حکم دیں، آیاز سہیل صاحب جو کہ یہاں تین لاکھ روپے ماہوار پر ملازم تھا، اس کی بھی تحقیقات کرائی جائیں کہ اس کو یہاں پہ کس نے رکھا تھا تین لاکھ روپے ماہوار نوکری پر؟ جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارا معاشرہ ہے، ہم نے اس معاشرے کو سدھارنا ہے، یہ فلور اس لئے ہے کہ یہاں پر ہم بات کریں، میں نے اس وقت تک نہیں بیٹھنا کہ جب تک آپ کمیٹی اناؤنس نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، نگہت بی بی کے ساتھ میں Hundred percent agree کرتا ہوں، مجھے خوشی ہے کہ تمام خواتین نے ان مجرموں کے خلاف احتجاج کیا، میری گزارش ہے کہ سارا ہاؤس کھڑا ہو کر میرے سمیت اور ایسے سفاک مجرموں کے خلاف ایک منٹ کے لئے ہم سارے کھڑے ہو کر احتجاج کریں گے، وہ لوگ جو گیلریز میں ہیں وہ بھی کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں معزز اراکین اسمبلی بمعہ جناب سپیکر نے کھڑے ہو کر ایک منٹ کے لئے احتجاج کیا)

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اس مسئلے پر بالکل بات ہونی چاہیئے، نگہت بی بی نے جو بات کی ہے، کمیٹی کے بارے میں جو بھی تجاویز دیں، آج ہم وہ کمیٹی اناؤنس کریں گے تاکہ اس طرح کے سفاک مجرموں کے خلاف انتہائی شدید اور ایسا عبرت ناک سلوک ہو کہ Publicly ان کو Punish کیا جائے، جب تک Publicly ان کو Punish نہیں کیا جاتا اور پھر Speedy trail کا بھی کوئی نظام اس کے اندر واضح ہونا چاہیئے تاکہ مہینے، ڈیڑھ مہینے کے اندر ایسے کیسز کا فیصلہ ہونا چاہیئے، By all means because its great stigma on the face of Pakistan کہ پاکستان کے بہت سے شہروں میں بچوں کے ساتھ چھوٹے پانچ چھ سال کے بچوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک ہونا، یہ ہم سب کے لئے، پوری قوم کے لئے باعث شرم ہے۔ ہم اپنی اسمبلی میں اپنے صوبے میں Lead لیتے ہیں، ہم ایسی قانون سازی آپ کے مشورے سے لاتے ہیں کہ جو پورے پاکستان کے لئے ایک مثال بنے، سارے صوبے اور پھر مرکز بھی اس پر عمل کرے، لوگوں میں یہ خوف و ہراس ہو کہ اگر اس طرح کہ ہم نے سفاک اقدام اٹھائے تو ہمیں Publicly punishment ہوگی، شدید ترین Punishment ہوگی، Life death کی Punishment ہونی چاہیئے لیکن اس کو اچھی طرح لوگوں کے سامنے رگڑا دیں تاکہ نشان عبرت بنے اور اسلامی معاشرے میں سخت سزائیں اس لئے ہیں، ہاتھ کاٹنے کی سزائیں یا پتھر مارنے کی سزائیں کہ وہ ایک دو کو ہی لگتی ہیں، باقی اس سے معاشرہ ڈر جاتا ہے، ٹھیک ہو جاتا ہے، یہ درست لائن پہ چلنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ عجیب سفاکی ہے، عجیب ذہنیت ہے کہ پانچ سال، آٹھ سال، دس سال کے بچے اور بچی کے ساتھ ظلم بھی کرنا اور ان کو قتل بھی کر دینا، اس پہ آپ ڈیبیٹ کریں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب! کمیٹی کے لئے آپ تجاوز دیں کہ وہ کس طرح کی کمیٹی ہو اور کون کون ایکسپرٹس اس کے اندر ہونے چاہیئں، Law knowing لوگ بھی ہوں اور سائکاٹرسٹس بھی ہوں اور بھی ساری چیزیں، پلیز عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ جو ایشو ہے، سچی بات یہ ہے، Repetitions ہیں ان سینکڑوں مزید واقعات کی جو پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ اور باقی جگھوں کے اندر ہوتے رہے ہیں۔ یہ

ہمارے اس معاشرے کے اوپر ایک Black spot ہیں، ہم سب اس پہ شرمندہ ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ جب ہماری بہنوں نے کتبے اٹھائے ہوئے تھے، ہم اپنے دلوں کے اندر یہ کہہ رہے تھے کہ مسئلہ تو ہمارا جوائنٹ ہے، یہ ہماری بہنوں کا نہیں، ہم سب بہنوں بھائیوں کا ایک جوائنٹ مسئلہ ہے، یہ ہمارے اس معاشرے کا مسئلہ ہے، ایک ناسور ہے، ہم Collectively جو ہیں Accountable بھی ہیں، نہ صرف حکومت بلکہ ہم بھی Accountable ہیں، ہمارا بھی ایک رول ہے، ہمیں اس اسمبلی کے اندر، ایوان کے اندر بھی اس پہ بات کرنی چاہیئے، ہمیں اپنے باقی فورمز کے اندر بھی اس پہ بات کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ نے درست اشارہ کیا، اسلام کے اندر جو سزاؤں کا نظام ہے جس کے اندر یہ سختی رکھی گئی ہے، جس پہ آج کل کے دور میں تنقید بھی ہو رہی ہے اور لوگ کہتے ہیں، کچھ لوگ اس کو ظالمانہ بھی کہتے ہیں، دیکھیں اسلام کی سزائیں Deterrence کے لئے ہیں اور اسلام کی سزائیں ظالمانہ نہیں ہیں، وہ جو اس قسم کے گھناؤنے جرائم کرتے ہیں، ان لوگوں کو یہ سزائیں اس لئے دی جاتی ہیں کہ اس کو کوئی Repeat نہ کرے، اس سے لوگ عبرت لیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ کمیٹی بھی بنی چاہیئے، کمیٹی کے اندر اس پہ Deliberations ہونی چاہیئے، ہمیں جو Existing laws ہیں ان کا جائزہ لینا چاہیئے کہ اگر کوئی اس قسم کا گھناؤنے جرم کرتا ہے تو ہمارے Existing law کے اندر اس کی کیا سزا ہے، کیا وہ سزا کافی ہے، کیا اس سزا دینے کے بعد وہ جرم جو ہے رک جائے گا؟ اس لئے ہمیں ایک تو اس بات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ لاز کیا ہیں، ان لاز کے اندر صوبائی حکومت کی کیا پاورز ہیں، مرکزی حکومت کی کیا پاورز ہیں؟ ایک تو اس بات پہ ہمیں Investigate کرنا چاہیئے، ہمارے لاء ڈیپاٹمنٹ کو بھی اور ہمیں خود بھی Relevant documents provide کر کے اس پہ دیکھنا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ کسی مسئلے کو رکوانا چاہتے ہیں، اس کی تہہ تک آپ پہنچتے ہیں، اس کے Causes کو بھی آپ پھر Investigate کرتے ہیں، اس لئے یہ جو تعلیمی ادارے ہیں، جہاں ہمیں اور ہمارے بچے غریب خاندانوں کے بچے ان کے حوالہ کئے جاتے ہیں، اس حوالے سے بھی کوئی پالیسی وضع کرنی ہوگی، ایجوکیشن کے حوالے سے بھی کہ کیسے ان بچوں کو تحفظ فراہم کیا سکتا ہے؟ یہ جو فزیکل سزائیں ہیں کس طرح اس کو رکوایا جا سکتا ہے، کس طرح اس قسم کی عصمت دری کو رکوایا جا سکتا ہے؟ اس نکتہ پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں ایک تیسری بات کرنا چاہتا ہوں، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، ایک تیسری بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! آپ ایک مہربانی کریں، اس کو Legalize کرتے ہیں، آپ موشن پیش کریں رولز ریلکس کرواکے پھر ڈیبیٹ کریں۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو یہ بات کرکے پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رولز ریلکس کروالیں۔

جناب عنایت اللہ: جی ہاں، میں جناب سپیکر یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رولز ریلکس کروالیں تاکہ ریکارڈ پر یہ سارا کچھ آئے، چلیں رولز ریلکس ہوں تو پھر آپ دوبارہ آجائیں تاکہ یہ Legalize ہو، اس ڈیبیٹ کا فائدہ ہونا چاہیئے، ابھی ہم نے ایجنڈے سے ہٹ کر یہ بات ویسے شروع کردی، اس کے لئے ہم رولز ریلکس کرکے آپ کو اجازت دیتے ہیں۔ جی آسیہ خٹک! آپ کرلیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو رولز ریلکس کرنے دیں، پھر آپ آجائیں، عنایت صاحب! آپ دو منٹ کے لئے تشریف رکھیں، پھر میں آپ کو بلاتا ہوں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms Asia Saleh Khattak: Sir, rule 124 may be relaxed under rule 240 and I may be allowed to move a resolution, in the House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

آپ پیش کرلیں، پھر عنایت صاحب آجاتے ہیں، یہ ریزولیوشن ہے پلیز۔

قراردادیں

محترمہ آسیہ صالح خٹک: سر! یہ جائنٹ ریزولیوشن ہے، آسیہ خٹک، عائشہ اسد، شگفتہ ملک، ریحانہ اسماعیل۔ سر! پاکستان بھر میں کم عمر بچوں اور بچیوں کے ساتھ جنسی ہراسانی اور زیادتی کے واقعات میں خوفناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، روزانہ پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا میں کم عمر بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات تواتر کے ساتھ رپورٹ ہو رہے ہیں، غیر سرکاری تنظیموں کے اعداو

شمار کے مطابق بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات میں تینتیس فیصد تک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، ایک محتاط اندازے کے مطابق روزانہ دس کے قریب بچوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ یہ اسمبلی حکومت خیبر پختونخوا سے مطالبہ کرتی ہے کہ خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر ایکٹ 2010 میں ترمیم کر کے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے مرتکب افراد کی سزا کو سات سال سے بڑھا کر تاحیات کیا جائے اور جرمانے کی سزا کو بھی دگنا کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: اس ریزولیوشن کو ابھی پینڈنگ رکھ لیں تاکہ یہ ڈسکشن ہو اور اس کے بعد اپوزیشن کو بھی اس میں شامل کر کے، ایک جوائنٹ ریزولیوشن کر لیتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ ــــــ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس میں پہلے ہو گیا نا، پھر یہ ریزولیوشن بھی، ٹھیک ہے، اس ریزولیوشن کو ہم اسی کمیٹی کے سپرد کریں گے جو ہم بنا رہے ہیں، آج After the discussion تاکہ اس پر صحیح کام کرنا ہے، اب ہم نے چھوڑنا نہیں ہے، آپ بات کریں جی۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں جناب سپیکر صاحب! آپ نے کہا تھا کہ اس کمیٹی کے لئے جب آپ ڈیبیٹ کر رہے ہیں تو اس کے لئے آپ کوئی Constructive proposal دیں، میں نے ایک Proposal یہ دی تھی کہ آپ ان Laws کو Revisit کریں، ان کو دیکھیں کہ Current laws کے اندر کیا سزا موجود ہے، کیا وہ سزا کافی ہے؟ میں نے ایک بات یہ کی تھی۔ دوسری بات میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جو چھوٹے بچوں کے لئے ہومز ہیں، ان یتیموں کے لئے بنائے گئے ہیں، تعلیمی ادارے ہیں، ان کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کے اندر کیا ایسے Measures اٹھائے جا سکتے ہیں کہ اس جرم کو روکا جا سکے؟ میں تیسری بات یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ ہمارے معاشرے کے اندر جو فحاشی اور عریانی جس طریقے سے تیزی سے پھیل رہی ہے، ہمارے ڈراموں، ٹی وی ڈراموں کے اندر، ہمارے ٹی وی چینلز کے اوپر، ہمارا جو ڈیجیٹل میڈیا ہے، اس میں جو یوٹیوب چینلز ہیں، جس میں گوگل پر جو سرچ کے ٹولز وغیرہ ہیں، یہ ساری چیزیں ان کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ آپ معاشرے کے اندر یہ کام پروموٹ کر رہے ہیں، یعنی یہ کام آپ پروموٹ کر رہے ہیں، اس لئے اس کو بھی بڑا Deeply دیکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم جو کام کرتے ہیں، جو لوگ یہ کام کرتے ہیں، ان کو سخت سزائیں دلوا کر بھی اس کام کو رکوایا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے Enabling environment بھی Create کریں تاکہ لوگ یہ کام کریں ہی نہ، ایسے Measures

لیں کہ ہم اس وباء،اس جرم کو جو معاشرے کے اندر جو چیزیں اس کو پروموٹ کر رہی ہیں ان کو رکوا سکیں جناب سپیکر صاحب!اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم ریزولیوشن کے اندر جو سزا تجویز کر رہے ہیں وہ سزا بہت کم ہے، یہ تو Death penalty ہے،اور جو جج صاحب نے پرویز مشرف کے بارے میں کہا تھا، میرا خیال ہے، میرا تو دل کرتا ہے کہ میں یہ کہوں کہ یہ سزا اس قسم کے لوگوں کو ملنی چاہیئے،ان کو Drag کر کے تین دن تک مسلسل Hang کرنا چاہیئے، Publically hang کرنا چاہیئے لیکن ظاہر ہے، میں یہ تجویز تو دے سکتا ہوں لیکن Legally اس کا جائزہ لیا جائے گا، کانسٹیٹیوشن کے فریم ورک میں اس کا جائزہ لیا جائے گا جو ہمارے Available laws ہیں،اس میں جائزہ لیا جائے گا،اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن جو ہے اس وقت پاس کی جائے جب اس کمیٹی کی Recommendations اور Findings سامنے آ جائیں۔ جناب سپیکر صاحب!میں چاہوں گا کہ میں اس کمیٹی کا ممبر اور حصہ ہوں، کیونکہ ذاتی طور پر مجھے تکلیف ہے،اس کا جو Pain اور Anguish ہے وہ ہم سب Feel کر رہے ہیں،اس لئے ہمارا یہ جو اپنا کو ئیسچنز آ ورہے اور جو اپنا بزنس ہے،اس کو بھی آپ نے Temporarily suspend کر دیا ہے تاکہ اس مسئلے پر گفتگو ہو سکے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ بابک صاحب!

<u>محترمہ نعیمہ کشور:</u> جناب سپیکر صاحب!میں نے بھی اس حوالے سے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد آپ بات کر لیں، It's a very important issue اور اس ایشو پر کنکریٹ ڈیبیٹ ہو، یہ ہماری اسمبلی آج یہ عہد کرے کہ ہم چھوڑیں گے نہیں کسی صورت میں بھی، خواہ کچھ بھی ہو جاتا ہے، ہم سارے ایسے لوگوں کے خلاف کھڑے ہوں گے، میں آپ کو یہ بھی اطلاع دے دوں، میں پولیس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں مانسہرہ کے کیس میں کہ انہوں نے مجرم کو گرفتار کر لیا ہے لیکن ایبٹ آباد کی فریال کا جو کچھ مہینے پہلے قتل ہوا آج تک اس کے مجرم گرفتار نہیں ہو سکے، مجھے اس پر افسوس ہے، میں آئی جی پی صاحب کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ اس کے مجرموں کو بھی گرفتار کرنے کے لئے کارروائی کی جائے، یہ افسوس کی بات ہے کہ پولیس جیسا ادارہ اور پنجاب سے بھی Investigators منگوائے گئے اور ڈی این اے بھی کئے گئے اور پھر ابھی آج تک اس معصوم بچی کے قاتل جو ہیں وہ دندناتے پھر رہے ہیں اور پکڑے نہیں گئے۔ جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب! دو ایشوز سامنے آئے ہیں، جناب سپیکر صاحب! یہ نگہت بی بی اور ہماری تمام فیمیل ایم پی ایز نے جو کتبے اٹھائے تھے، یقیناً یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا، ہم سب جب اخبارات میں یہ خبریں دیکھتے ہیں اور یا جب ہم اس طرح کے واقعات سنتے ہیں تو ہم سب شرمندہ ہوتے ہیں، یہ ایک ایسا گھناؤنا کام ہے کہ جس کی روک تھام ہونی چاہیئے اور جو مطالبہ کتبوں میں کیا گیا، بالکل اس میں پارلیمانی کمیٹی بنانی چاہیئے تاکہ جو قانون موجود ہے، اس قانون کو ہم Revise کر سکیں، سزا کے حوالے سے مختلف تجاویز آئیں، میں ایگری کرتا ہوں جناب عنایت اللہ صاحب سے کہ اس جرم کی سزائے موت ہونی چاہیئے، پھانسی ہونی چاہیئے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے اور زیادہ سزا ہو نہیں سکتی، یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی Extreme سزا ہونی چاہیئے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ سزا جو ہے، ہم تجویز کر رہے ہیں کہ یہ سزا ہو اور باقی جتنے بھی ہمارے جو قوانین ہیں، خوشدل خان یہاں پر بیٹھے ہیں، سینیئر وکلاء یہاں پر بیٹھے ہیں، ان کو Re-visit کرنا چاہیئے، اس کو Revise کرنا چاہیئے اور ایسا قانون سامنے آنا چاہیئے تاکہ جس طرح آپ نے ابھی فرمایا کہ آئندہ کسی کو یہ گھناؤنا فعل وہ سوچنا بھی نہیں، میرے خیال میں اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر! آپ بہتر سمجھتے ہیں، آپ ایک پارلیمانی کمیٹی Constitute کر لیں، ان شاء اللہ اس پر سارے کام کریں گے۔ جناب سپیکر! دوسرا جو ایشو ڈی ای او نواب علی صاحب، اگر میں نام بھول رہا ہوں تو بالکل یہ بھی بڑا عجیب ہے کہ دن دہاڑے کسی آفیسر کا دفتر میں قتل ہونا یہ ایک سوالیہ نشان ہے، ہم سب کی کارگزاری پر، بالکل یہ مسئلہ، اس میں جتنے بھی ملزم نامزد ہوئے ہیں، میرے خیال میں ان کو پورا موقع ملنا چاہیئے، جس طرح ہمارے ایم پی اے صاحب نے یہاں پر وضاحتیں پیش کیں، میں امید رکھتا ہوں کہ عدالت میں بھی جو ان کی آراء ہے وہ دے سکتے ہیں اور ان کو دینا بھی چاہیئے اور انہوں نے دی بھی ہو گی، ہرگز ایسا نہیں ہے، یہ کہ اگر میں نے مطالبہ کیا ہے کہ اس کو شہداء پیکج میں شامل کیا جائے، یہ تو دن دہاڑے ہوا ہے، یہ معلوم کرنا سیکورٹی ایجنسیوں کا کام ہے، جو Investigate کرتے ہیں ان کا کام ہے، جو انکوائریز کرتے ہیں ان کا کام ہے، ہم سب کا، سارے ہاؤس کا، بشمول آپ ہمارا تو یہی مطالبہ ہے کہ یہ تو خدانخواستہ راجواڑہ بن جائے گا، یہ تو خار ناپرسان بن جائے گا، ابھی یہ ہرگز نفی نہیں ہے، بالکل ہم تمام ایم پی ایز ان کو لیٹرز بھی دیتے ہیں، ہم ٹیلی فونز بھی کرتے ہیں، ہم کیوں نہیں کریں گے، ظاہر ہے کہ ہمارے حلقے کے لوگوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں، ان کے مسائل ہوتے ہیں، ٹرانسفرز کے مسئلے ہوتے ہیں، ان کی اپوائنٹمنٹ کے

مسئلے ہوتے ہیں، ان کے دیگر مسائل ہوتے ہیں، ہم اپنے حلقوں کے وکیل ہیں، نمائندے ہیں، ہم ٹیلیفون بھی کریں گے، ہم ملاقاتیں بھی آفیسرز سے کریں گے، ہم لیٹرز بھی لکھیں گے۔ جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، میں حکومت کو Criticize نہیں کرنا چاہ رہا لیکن یہ ایک سوالیہ نشان ہے، حکومت کو سنجیدگی کے ساتھ، یعنی یہاں پر میں دوبارہ ان چیزوں کو Repeat کرنا نہیں چاہ رہا لیکن اس صوبے کا ایک ڈی پی او اسلام آباد سے اغوا ہوتا ہے، میں نے پہلے بھی بات کی تھی، آج تک صوبائی حکومت نے اس فلور آف دی ہاؤس پر ان کو توفیق نہیں ہوئی کہ وہ سارے ہاؤس کے ذریعے صوبے کے عوام کو بتائے کہ جو صوبے کا آفیسر تھا وہ اغوا کیسا ہوا، اس کا قتل کیسے ہوا؟ یہاں پر وزیر قانون صاحب بیٹھے ہیں، ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ سختی سے اس کا نوٹس حکومت نے لیا ہے لیکن نوٹس کے بعد جو پروگریس ہے، چونکہ یہ تو میرے خیال میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایم پی اے صاحب نے بات کی ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب کی موشن نہیں تھی، اسمبلی بزنس نہیں تھا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان کی تیاری ہو گی لیکن اتنا میں ضرور کہتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے، ضرور ان کے پاس انفارمیشن ہو گی، ان کو، حکومت کو ہاؤس کو انفارم کرنا چاہیئے، آگاہ کرنا چاہیئے اور میں Repeat کروں گا، میں Repeat کروں گا، ہمیں وکالت کی ضرورت نہیں ہے کہ کسی نے خودکشی کے لیٹرز لکھے ہیں یا کسی نے خودکشی کی ہے، وہ قتل ہوا ہے، وہ جس طرح بھی قتل ہوا ہے، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، Writ of the government is there، حکومت مجھے یہ نہیں کہہ سکتی ہے کہ صوبے کے کسی کونے میں Writ of the government نہیں ہے، Writ of the government موجود ہے، حکومت کو پتہ ہونا چاہیئے، حکومت کو سراغ لگانا چاہیئے، حکومت کو ملزموں کو قرار واقعی سزا دینی چاہیئے، اس سٹیج تک لے جانا چاہیئے، لہذا میں Repeat کروں گا کہ نواب علی جو ڈی ای او تھا، ان کو شہداء پیکج میں شامل کیا جائے، دن دہاڑے ہوا ہے، آج تمام آفیسرز اور کیمرے موجود ہیں، ایک آفیسر جو 19 سکیل کا ہے وہ قتل ہوتا ہے، میرے خیال میں مجھے یاد نہیں رہتا لیکن کم از کم تین چار مہینے تو ہو گئے ہیں، تین چار مہینے کے بعد بھی اگر حکومت اس نتیجے پر نہیں پہنچی ہے تو پھر میں نہیں کہوں گا، حکومت خود کہے کہ ان کی کارکردگی کہاں کھڑی ہے جناب سپیکر؟ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اسی ٹاپک پر؟

سردار اورنگزیب: جی سر۔

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سرار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے اس انتہائی اہم موضوع کے اوپر بات کرنے کا موقع فراہم کیا، آج جس طرح آپ نے جو ریمارکس دیئے اور اس ہاؤس کے تمام ممبران، میل اور فیمیل نے اس انتہائی تشویشناک ایشو کے اوپر جس اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کیا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے مانسہرہ میں کوئی پہلا واقعہ نہیں ہوا ہے، خیبر پختونخوا کے اندر اور بالخصوص ہزارہ ڈویژن کے اندر بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کے اس سے پہلے درجنوں واقعات موجود ہیں، جس طرح آپ نے خود ابھی ذکر کیا ہے کہ فریال کا جو کیس ہے، جب بھی کوئی نیا ڈی آئی جی آتا ہے تو وہ پندرہ دن بیس دن اس کے اوپر انکوائریاں اور اس کیس کے پیچھے وہ کوشش کرتا ہے لیکن پھر وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ یہاں پر جب بھی کوئی نیا ایشو یا کوئی واقعہ ہوتا ہے اس کو ہم اٹھاتے ہیں، اس کے بعد ہم خاموش ہو جاتے ہیں، ان لوگوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جو درندہ صفت لوگ اس گھناؤنے کھیل میں شامل ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس مانسہرہ والے واقعے میں پورے ہزارہ ڈویژن میں، کوہستان، بٹگرام، مانسہرہ اور ہری پور میں آج تین چار دنوں سے زبردست احتجاج جاری ہے، عوامی احتجاج میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس کے لئے نئی قانون سازی کر کے اس کا قلع قمع نہ کیا گیا تو یہ واقعات بڑھتے رہیں گے اور یہ ہمارے معاشرے کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! جس طرح جنرل مشرف کے کیس میں جو جسٹس وقار سیٹھ نے پیرا چھیاسٹھ کا جو اس میں حوالہ دیا ہے، میری یہ تجویز ہے کہ ان مجرموں کے لئے وہی سزا ہونی چاہیئے اور ان کو زندہ گھسیٹا جائے اور پھر تین دن سر عام چوک میں ان کو پھانسی دی جائے تاکہ ایسے واقعات کی روک تھام ہو سکے۔ دوسرا جو فریال کا کیس ابھی تک پینڈنگ پڑا ہوا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمام سیکورٹی ایجنسیز کو آپ حکم دیں، بالخصوص پولیس کو کہ ابھی تک کیوں اس کے ملزمان کو پکڑا نہیں گیا ہے اور کیوں نہیں پکڑے جا رہے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! ایسے جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں ان میں قریبی عزیز جب انوسٹی گیشن ہوئی ہے اور جو لوگ پکڑے گئے ہیں تو وہ قریبی عزیزان میں ملوث پائے گئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ہو، ان کو نہ بخشا جائے، نہ چھوڑا جائے، جب ایک آدمی کو سزا مل جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کیسز جو ہیں، ایسے واقعات میں کمی آئے گی، لوگ ڈر جائیں گے، آج کا جو ایشو ہے ہم

سب کو اس کے اوپر مل کر سوچنا چاہیئے، جس طرح آپ نے کہا ہے کہ کمیٹی اگر اس کے اوپر بن جائے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ آج جو درد اس پورے ایوان کے اندر پیدا ہوا ہے، ان شاء اللہ اس کی روک تھام بھی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، نلوٹھا صاحب۔ یہ صرف جو فریال والا کیس ہے، ابھی مجھے امید ہے کہ جس طرح مانسہرہ والا کیس بڑی جانفشانی سے کام کیا گیا اور ٹریس آؤٹ کیا گیا، مجرموں کو پکڑ لیا، ابھی جو ڈی آئی جی ہزارہ ہیں یا ڈی پی او ایبٹ آباد ہیں، یہ جو Hierarchy ہے، یہ بڑے زبردست لوگ ہیں، اللہ کا شکر ہے، And I am hopeful اور میں انہیں ہدایت کرتا ہوں کہ فریال کے کیس کے لئے ایک مہینے کے اندر ہمیں رپورٹ دیں اور I hope کہ وہ پازیٹیو رپورٹ ہو گی اور فریال کے قاتل جو ہیں، جو مجرم ہیں وہ ضرور کیفر کردار تک پہنچیں گے۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> سر! مجھے بھی بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو بھی دیتا ہوں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سر! مجھے بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو بھی دیتا ہوں، دیتا ہوں، اس پہ جو بھی بولنا چاہتا ہے بولے، باقی ایجنڈا ہمارا سسپینڈ ہے، آج کو کنسچنز آور ہم نے ختم کیا ہے۔ جی لائق محمد خان!

<u>جناب لائق محمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر! ایسے کیسوں کے لئے گورنمنٹ نے ماڈل کورٹس بنائے، یہ بڑی اچھی بات ہے کہ ماڈل کورٹس ان کیسوں کو دیکھتی ہیں لیکن ساتھ ساتھ ظلم کی بات یہ ہے کہ جو پولیس والا تفتیش کرتا ہے تو وہ کہاں سے آتا ہے؟ وہ آتا ہے ٹریفک سے، اب مجھے بتائیں کہ ٹریفک پولیس والا کس طرح وہ تفتیش کرے گا؟ مہربانی کر کے اگر ان ماڈل کورٹس کو مضبوط کرنا ہے، آپ ماڈل کورٹس کا ریزلٹ ایک سال کا لے آئیں تو ننانوے پرسنٹ لوگ اس میں بری ہو جاتے ہیں، اس کی مین وجہ یہ ہے کہ تفتیش جو ہوتی ہے وہ ناقص ہوتی ہے، تفتیش کرنے والے نئے رولز پہ کام نہیں کرتے، پرانے رولز پہ کام کرتے ہیں، جب پرانے رولز پہ کام کرتے ہیں تو وہ اچھا وکیل پیش کر کے وہ غلط تفتیش کو نیچے کر کے وہ لوگ بری ہو جاتے ہیں۔ سب سے Important بات یہ ہے کہ کمیٹی جو بنائی جائے اس میں سب سے ضروری بات یہ کی جائے کہ تفتیش ایسے لوگوں کو دی جائے جو کہ اس کے اہل ہوں۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، منور خان صاحب!

جناب منور خان: تھینک یو، جناب سپیکر! Being a council lawyer جیسے میرے بھائی، دوست نے کہا، یہ سپیشل کورٹس کی یا یہ جو کورٹس بنی ہیں، پی پی سی میں ان کے لئے Punishment ہے، 377 کی Life imprisonment ہے لیکن یہ کیسز سالوں تک چلتے ہیں، اگر اس ناسور کو ختم کرنا ہے تو یہ جو 377 ہے، پی پی سی میں امنڈ منٹس لانی چاہیئے تاکہ ان کو کم از کم Death sentence اور Open ایسی Death sentence مل جائے تاکہ لوگ عبرت حاصل کر سکیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ سالوں سال یہ عدالتوں میں یہ کیسز چلتے ہیں اور یہ جو Accused ہوتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ میں اس کو Delay کروں، پھر آخر کار نوبت یہاں تک آ جاتی ہے کہ وہ جو Victim ہوتا ہے وہ مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی سٹیٹمنٹ تبدیل کر دیتا ہے، چینج کر دیتا ہے، جس وجہ سے وہ کورٹس بھی مجبور ہو جاتی ہیں کہ اس کو Punishment نہیں دے سکتے، تو میری سب سے پہلے Suggestion یہ ہے کہ اس کی Punishment دفعہ 377 میں تبدیلی لائی جائے اور اس کو Death sentence تک لایا جائے اور دوسری میری Suggestion یہ ہے کہ اس کو جو Terrorist Courts ہیں، ان میں Daily basis پر ان کی ٹرائیلز ہونی چاہیئں تاکہ جلد سے جلد یہ کیسز جو ہوتے ہیں ان کو انجام تک پہنچایا جا سکے۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: سمیرا شمس صاحبہ!

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میرے خیال سے یہ کوئی پانچوی چھٹی بار ہے کہ میں اس ایوان میں اس ایشو پہ اٹھتی ہوں اور آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ کمیٹی بنائی جائے، آپ کی طرف سے بھی کمٹمنٹ آتی ہے، لاء منسٹر صاحب کی طرف سے بھی کمٹمنٹ آتی ہے، آج تقریباً Seven months ہو گئے لیکن ابھی تک کمیٹی نہیں بنائی گئی۔ میری سپیچ میں تو سب سے پہلے میں یہی مطالبہ کرتی ہوں کہ آج جتنی بھی باتیں ہوتی ہیں، ہو جانے دیں لیکن سب سے پہلے نگہت بی بی کو موقع دیں کہ وہ ریزولیوشن پیش کر کے ایک کمیٹی کے لئے جو فارمل طریقہ ہے وہ اپنایا جائے، اس کے بعد سب پھر بات کریں۔ دوسری میری Recommendation ہو گی کہ مینٹل ہیلتھ ایکٹ کی اتھارٹی کو Functionalize کرنے کے لئے میں نے ایک ریزولیوشن اس ایوان سے پاس کرائی تھی، لیکن جتنا میری سمجھ میں آتا ہے ہم ریزولیوشن پاس کرتے جاتے ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹس ان کو سیریس نہیں لیتا، میں خود سکرٹریز کے پیچھے جاتی ہوں، Follow up کرتی ہوں، یہ مینٹل ہیلتھ کا ایک بہت بڑا ایشو ہے

جو Psychiatry اور مینٹل ہیلتھ سے Related ہے، جس میں یہ ایک بیماری ہے، بیماری کے تحت یہ کام ہوتا ہے، کسی کی ایسی Urge ہوتی ہے یا اس کو ایک پر سنل سی مینٹل ایک Effect ہوتا ہے جس سے یہ بیماری بڑھ رہی ہے لیکن بد قسمتی سے اس دن میں نے سیکرٹری ہیلتھ اور کچھ ممبران کے ساتھ Psychiatry hospital حیات آباد کا دورہ کیا تھا، اس میں وہ بار بار بتا رہے تھے کہ یہ ہسپتال پاگلوں کے لئے بنایا جا رہا ہے جس میں ہم پاگلوں کو باندھیں گے، یہاں پہ میں کہنا چاہوں گی کہ مینٹل ہیلتھ صرف پاگلوں سے Related نہیں ہے، مینٹل ہیلتھ کے حوالے سے اس ایوان میں جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں، کسی نہ کسی سٹریس کے حوالے سے، کسی نہ کسی ایشو کے حوالے سے سب کے سامنے مینٹل ہیلتھ کا ایشو ہے، اس ایشو کو ہم نے Tackle کیا ہے تو ہیلتھ کی سائڈ پہ سب سے پہلے Tackle کرنا ہے، اس کے بعد ہماری ایجوکیشن آتی ہے، اس کے بعد گورنمنٹ کا جو ایشو آتا ہے وہ ہماری پولیس کا اور دوسرے ڈیپارٹمنٹس کا آتا ہے۔ سیکنڈ ہمارا ایشو ہے کہ ہمارے معاشرے میں والدین اور بچوں کے درمیان Communication gap بہت ہے، والدین بچوں کو نہیں بتاتے کہ کیا صحیح ہے کیا غلط ہے، کیا Good touch ہے، کیا Bad touch ہے؟ ہم ان کو باہر چھوڑ دیتے ہیں، اساتذہ کرام کے رحم و کرم پر، کل والا جو Incidence ہوا، یہ مدرسے میں ہوا ہے، پولیس کو Appreciate ضرور کریں گے، آپ نے جیسے کہا کہ مانسہرہ کے کیس کو ایک دن میں ہی Tackle کیا گیا لیکن اس Tackle ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنی جو چارج پکڑی تھی، اس میں میں نے یہی مطالبہ کیا تھا کہ جو شمش الدین ہے کہ جو مجرم ہے، درندہ ہے اس کو سر عام پھانسی دی جائے، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی، بابر سلیم سواتی صاحب!

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> شکریہ جناب سپیکر! یہ آج کا موضوع بڑا اہم بھی ہے اور بڑا دردناک بھی ہے۔ جس طرح میرے تمام بھائیوں اور بہنوں نے بات کی، اس کے لئے سزا انتہائی سخت ہونی چاہیئے اور کسی بھی صورت میں موت سے کم اس کی سزا نہیں ہونی چاہیئے، جب تک ہم اس پہ سختی نہیں کریں گے جناب سپیکر! پنجاب اور قصور کے واقعات ہمارے سامنے ہیں، پھر اسی طرح کے ذہنی مریض بڑے بڑے لوگوں اور گروہ کے لئے کام کرتے ہیں اور پھر ڈارک ویب سائٹ کے لئے وہ پیسے لے کر کام کرتے ہیں، پھر وہ برائی بڑی تیزی سے معاشرے کو، اور اس معاشرے کے بچے اس کا شکار ہوتے ہیں، اس کیس میں میں مانسہرہ پولیس کو، مانسہرہ کی سول سوسائٹی کو اور مانسہرہ کی یوتھ کو Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے

Properاس کا پیچھا کیا، سوسائٹی نے بھی، یوتھ نے بھی اور یہ اس بندے تک پہنچے۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں اس اسمبلی سے بھی اور اپنے Governance cluster سے بھی جو اس پہ کام کر رہے ہیں، ڈاکٹر صاحبہ سے بھی کہ اس میں ایسے کیسز میں سٹیٹ کو فریق ہونا چاہیے، کیس کسی بھی صورت میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ جو ملزمان ہوتے ہیں یہ بااثر ہوتے ہیں، ایسے کیسز جب رجسٹر ہو جاتے ہیں، ملزم پکڑے جاتے ہیں تو پھر بہت زیادہ دباؤ اور پریشر آ جاتا ہے، یہ اکثر بچے جو ہوتے ہیں یہ غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان پہ وہ بہت بری طرح وہ ان کو Pressurize کرتے ہیں، لالچ دیتے ہیں، ڈراتے ہیں، دھمکاتے ہیں، نتیجتاً یہ ہوتا ہے کہ وہ گواہیاں ٹوٹ جاتی ہیں، وہ لوگ ٹوٹ جاتے ہیں، میں لائق خان کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس پہ سپیڈی ٹرائیل ہونی چاہیئے، اس کے لئے سپیشل انوسٹی گیشن سیل ہونا چاہیئے جو چینج نہ ہو، Day to day hearing ہو، جب تک ایسے کیسز کی Day to day hearing نہیں ہو گی، ہم کبھی 'فروٹ فل' نتائج اس سے اخذ نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! میری اس اسمبلی سے اور اسمبلی کے تھرو حکومت خیبر پختونخوا سے اور وفاقی حکومت سے یہ استدعا ہے کہ اس مسئلے کو انتہائی سنجیدگی سے لیا جائے، اس پہ جلد از جلد جو قانونی سقم ہے وہ دور کیا جائے تاکہ ہم اپنے بچوں کو ایک محفوظ معاشرہ دے سکیں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس پہ کافی بات ہو گئی ہے، لاء منسٹر صاحب سے کر کے پھر ریزولیوشن کر لیتے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: مجھے موقع نہیں دیا گیا، مجھے بھی بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اسی موضوع پہ، اس پہ کافی بات ہو گئی تاکہ پھر آگے چلے جائیں گے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر! میں نے تو اس پر اپنی بات نہیں کی۔۔۔۔۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں بات کر لوں تو پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کر لیں، آپ بھی کر لیں نا۔ جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر، یہ بہت زیادہ ایک اہم ایشو ہے، یہاں پر ممبرز نے جو بات کی ہے تو بار بار اس کے اوپر میرے خیال میں پہلی مرتبہ نہیں ہے، بار بار اس ایشو کے اوپر بات ہوئی ہے اور جب بھی میرے خیال میں کوئی ایسا کیس ہوتا ہے، Highlight ہوتا ہے تو اس کے بعد ہاؤس میں یہ بات آ جاتی ہے، میں بھی Fully اس بات کو سپورٹ کرتا ہوں کہ اس کے اوپر کسی حل کی طرف جانا چاہیئے۔ سر! میں دو تین باتیں یہاں پر

رکھنا چاہتا ہوں، آپ کے سامنے ضروری سمجھتا ہوں، ایک تو Individual cases کی یہاں پر بات ہوتی ہے، مثلاً آج کل چونکہ مانسہرہ میں یہ کیس ہوا ہے، شمس الدین والا کیس ہوا ہے، یہ بہت Burning case ہے اور Burning issue ہے، اس وقت اس کے اوپر Individual بات ہو رہی ہے، Specific بات ہو رہی ہے، جناب سپیکر، جس طرح آنریبل ممبر کسی نے بات کی، اس سے پہلے ایک اور کیس کے بارے میں بات تھی، اس سے پہلے ایک ماہ پہلے کوئی اور کیس تھا، تین مہینے پہلے کوئی اور کیس تھا، یہ مسلسل Series of cases ہیں جو بار بار صرف ہمارے صوبے میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں یہ کیسز سامنے آرہے ہیں۔ سر! جہاں تک Individual cases کی بات ہے تو مثلاً جو مانسہرہ میں کیس ہوا ہے تو وہ بندہ Already he has been arrested، حکومت کم از کم جو موجودہ قانون ہے یا جو موجودہ حالات ہیں اس کے تناظر میں ہم کوئی غفلت نہیں برت رہے ہیں، اس کو Arrest کر دیا گیا ہے، مجھے یہ بھی انفارمیشن دی گئی ہے کہ Even ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کے اوپر ایک انکوائری کھول دی ہے اور وہ بھی Within seven days وہ انکوائری بھی آجائے گی، ہم اس کے اوپر کام کر سکتے ہیں، موجودہ قوانین کے اندر اس کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں۔ سر! جو بھی اس طرح کا Accused ہوتا ہے، اس کو پکڑنا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، اس کے اوپر انوسٹی گیشن کرنا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، اس کے اوپر Prosecute کرنا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، آگے یہ کورٹ کا پھر کام ہوتا ہے کہ وہ ساری انوسٹی گیشن اور Prosecution کو دیکھ کر اس کو Convict کرے، اب یہاں پر اس سٹیج پر میں ضرور جو ابھی قانونی بکس میں موجود ہے اس کے اوپر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ سر! اس وقت جو ہمارا قانون ہے، Specifically ویسے تو پی پی سی میں اس طرح کے لئے، منور خان صاحب بھی بیٹھے ہیں، خوشدل خان صاحب بھی بیٹھے ہیں جو Legal background سے تعلق رکھتے ہیں، پی پی سی میں اس کے لئے Provisions ہیں لیکن جو Specific Child Rights کے لئے قانون ہے وہ ہمارا 2010 والا قانون ہے، وہ Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Act, 2010 ہے، اس میں ہم نے 2018 میں ابھی ابھی کچھ امنڈمنٹس بھی کی ہیں، مثلاً سیکشن 53 کو اگر آپ دیکھ لیں تو میں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں تاکہ ہم کوئی سیر حاصل آگے جا کر اس کے اوپر کوئی کام کر سکیں۔ سر! سیکشن 53 اگر ہم دیکھ لیں، اس قانون کا جو 2010 کا قانون ہے تو Sexual abuse بچوں کا جب بھی ہوتا ہے تو اس کے لئے سزا دی گئی ہے، اس میں چودہ سال سزا ہے، اس وقت میں آپ

کو اس وقت کی پوزیشن بتا رہا ہوں، سات سال سے کم وہ سزا نہیں ہو گی، یہ اس میں Specifically mention کیا گیا ہے۔ اچھا، اس میں جناب سپیکر! جتنے بھی Offences ہیں تو وہ Cognizable ہیں یعنی Non cognizable نہیں ہیں، اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑا Cognizable ہوتا ہے تو اس کو زیادہ Prosecute کرنا آسان ہوتا ہے، سیکشن 50 میں اگر Sexual seduction ہوتی ہے چائلڈ کی تو اس میں بھی سات سال قید کی سزا ہے، پھر سیکشن 48 جو عنایت اللہ صاحب کا میں مشکور بھی ہوں کہ انہوں نے بھی تھوڑی اس کے اوپر روشنی ڈالی ہے، Child pornography کے حوالے سے تو اس میں یہ سیکشن بھی موجود ہے، سیکشن 48 اس میں تین سے لے کہ سات سال تک کی سزائیں ہیں، Even سیکشن 43 میں اگر جو بھی Offence attempt ہو گا، یعنی ہو گا نہیں لیکن Attempt ہو گا تو اس میں بھی وہی سزا ہے کہ اگر وہ Offence کسی ملزم نے کیا ہو، تو یہ ساری چیزیں اس وقت تو موجود ہیں لیکن میں یہ اتنا ضرور بتاؤں گا کہ ہمارا جو آئین ہے پاکستان کا، اس میں آرٹیکل 35 میں Specifically جو Child ہے، اس کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ The rights of the child will be protected، تو یہ ہمارا آئینی بھی فرض ہے، جو اس سے پہلے قوانین تھے، 1958 کا ایک قانون تھا، پھر 1976 کا ایک قانون تھا، جب ہم نے 2010 کا یہ قانون یہاں سے اپنی اسمبلی سے پاس کیا تو اس وقت obviously 2010 جب اے این پی اور پیپلز پارٹی کا دور تھا، اس وقت یہ قانون پاس ہوا تھا، پھر 2018 میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے بھی اس میں امنڈمنٹس کی ہیں، جو یہ سخت چیزیں اس میں شامل ہوئی ہیں۔ سر! اس میں اب یہ قانون تو ہے لیکن میں اگر آپ سے Personally پوچھوں As a student of law یا As a member of this august House تو میرا یہ خیال ہے کہ اس میں جو کیسز، سامنے آ رہے ہیں، اس میں ہم نے دو تین زاویوں سے اس چیز کو دیکھنا ہے، ایک تو ہم I fully agree، بابک صاحب نے بات کی، نگہت بی بی کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا، ہماری یہاں سے ٹریژری ممبرز کی خواتین ممبرز نے، سمیرا بی بی نے اور ممبرز اور لوگوں نے بات کی، سر، یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اس کے اندر اور بھی سختی لائیں، سختی دو Aspects میں لانی چاہیئے، ایک سزا جو اس وقت چودہ سال، اس میں Maximum سزا سے Rigorous imprisonment تھی، میرے خیال میں میرا ذاتی Opinion پہلے بھی Record of the proceedings پہ موجود ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ This should be the death penalty، اس میں ضرور Death

سر، دوسرا یہ ہے کہ اس کا جو (تالیاں) Favour میں ہوں میں اس کے میں پوری penalty پروسیجر ہے جو Obviously criminal procedure code کے تحت یہ پروسیجر چلتا ہے اور پھر یہاں جو 2010 کے قانون میں جو پروسیجر ہے اس کو مزید سخت کرنے کی ضرورت ہے، جہاں پر Loop holes ہیں، جس کا فائدہ Accused اٹھاتے ہیں، آگے جا کر عدالتوں سے بری ہو جاتے ہیں، میرے خیال میں اس چیز کو بھی ٹھیک کرنا پڑے گا، اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ آپ آج جب یہ ڈیبیٹ، میرے خیال میں جو بھی ممبر اس کے اوپر بات کرنا چاہتا ہو، میرے خیال میں کرلے لیکن اس ڈیبیٹ کے Conclusion میں میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ چونکہ نگہت بی بی نے یا ہمارے دوسری سمیرا بی بی نے ان لوگوں نے یہ پیش کیا ہے، آج آپ ان کو میرے خیال میں اجازت دے دیں، ایک موشن آج پیش ہو جائے، اس ہاؤس کے اندر پارلیمنٹری کمیٹی کے لئے اور پارلیمنٹری کمیٹی کے TORs ہونے چاہئیں کہ موجودہ قوانین کا ہم احاطہ کریں، اس میں Suggestions دیں، باقی یہ ہمارا مینڈیٹ ہے، اس ہاؤس کا مینڈیٹ ہے، اس ہاؤس میں اگر ہم جو بھی قانون لائیں گے، جو بھی امنڈمنٹ لائیں گے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>وزیر قانون:</u> سر! اگر میں Conclude کرلوں، آپ کی اجازت سے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب!

<u>وزیر قانون:</u> یہاں پر تھوڑا سا، چونکہ اذان بھی ہوئی اور اس کی وجہ سے تو ذرا Revise کرنا چاہوں گا، میرے دو پوائنٹس ہیں، ایک یہ بات کلیئر ہونی چاہیئے جو قانون ہے، اس وقت قانون کا جو Full extent ہے، اس کے اوپر، حکومت ان کیسز کے اوپر ایکشن لے رہی ہے، حکومت کا کام ہے Accused کی ایف آئی آر درج کروانا، ایف آئی آر درج ہوتی ہے، حکومت کا کام ہے Accused کو Arrest کرنا، Accused arrest ہوتا ہے، حکومت کا کام ہے Investigate کرنا، Investigate ہوتا ہے، حکومت کا کام ہے Prosecute کرنا، Prosecute ہوتا ہے، سر! فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے لیکن یہ میں مانتا ہوں کہ عدالت وہی فیصلہ کرے گی جو Quality of prosecution ہو گی تو پھر وہی عدالت اس کے اوپر فیصلہ کر سکے گی، سر! اس میں ایک چیز اور بھی پچھلے دنوں میں ہوئی ہے، تیمور خان بھی ہاؤس میں موجود ہیں، وہ اس سے واقف ہیں، ایک سب کمیٹی کیبنٹ کی ابھی بنی ہے ان ایشوز کے اوپر، اس میں ہم اس کا ایک پورا جائزہ بھی لے رہے ہیں، جو انوسٹی گیشن کا پراسیس ہے، جو Prosecution کا پورا

طریقہ کار ہے، جو آگے جا کے Prison system کو ٹھیک کرنے کا ایک طریقہ کار ہے،اس کے اوپر بھی کام ہو رہا ہے، پولیس کی بھی جو ایک Accountability ہے تاکہ پولیس بھی ٹھیک ٹھاک کام کرے، پولیس اچھا کام بھی کر رہی ہے،اس کے اوپر بھی ہے، میں ایک ایشو آپ کے سامنے یہ بھی رکھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ساری چیزیں ہم کریں گے، سر! میری ریکویسٹ آنریبل سپیکر صاحب!آپ سے یہی ہے کہ آج یہ پارلیمنٹری کمیٹی جب بنے گی تو یہ قوانین کا احاطہ کر کے اپنی تجاویز کے ساتھ آئے گی،آپ اس میں اجازت یہ بھی دے دیں کہ اگر جو بھی ہاؤس کے ممبرز اس پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبرز بنیں گے تو ان کو یہ آپشن حاصل ہوگا کہ وہ کسی بھی ایکسپرٹ کو کریمینل لاء کے ایکسپرٹ کو یا کسی وکیل کو یا کسی ایکسپرٹ کو یا کسی سپیشلٹ کو ہم Coopt کر سکیں،ان سے بھی ہم Presentation لے سکیں، رائے لے سکیں۔ سر، آخری ایک Aspect میں جو اس میں Highlight کرنا چاہ رہا ہوں، سر، یہ معاشرے کا بھی ایک ایشو ہے،اس پہ پہلے بھی میں نے بات کی تھی، میرے خیال میں یہ بات بھی بہت ضروری ہے، قانون تو ہونا چاہیئے تاکہ اگر کوئی کسی جرم کے بارے میں سوچے بھی تو وہ ملزم کے یا مجرم کے ذہن میں یہ ہو کہ میں قانون توڑ رہا ہوں، مجھے اس کی سخت سے سخت سزا ملے گی، تو وہ دس بار سو بار سوچے گا کہ ایک قانون توڑنے سے پہلے معاشرے میں بھی دیکھنا چاہیئے۔ ہمارے معاشرے میں آج کیا ہو رہا ہے، میرے خیال میں ہمارے جو بزرگ ہیں،ان کی بھی ایک ڈیوٹی بنتی ہے، ہمارے جو Religious، ہمارے علماء کرام ہیں،ان کی بھی ڈیوٹی بنتی ہے، ہم سب کی خواہ وہ اپوزیشن سے ہو یا ٹریژری سے ہو، As a public, as a society، لیڈرشپ کے رول میں ہم ہیں، ہماری بھی ایک ذمہ داری بنتی ہے کہ یہ Frustration اور یہ اس طرح کے کیسز جو بار بار سامنے آرہے ہیں، یہ آخر کیوں آرہے ہیں؟ ہمارا معاشرہ اتنا گر گیا ہے، میرے خیال میں یہ Sensitization کی ہر ایک لیول پہ بھی ایک ضرورت ہے، Because I am also taking care of the Human Rights portfolio، وہ ڈیپارٹمنٹ میرے پاس ہے، جب پہلی میٹنگ ہم نے ہیومن رائٹس ڈیپارٹمنٹ میں کی تو میں نے ان سے یہ کہا کہ آپ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن والوں کے ساتھ Coordinate کریں اور Curriculum میں پرائمری لیول سے اور سیکنڈری لیول پہ یہ چیزیں ڈالیں، یہ Awareness آپ ڈالیں تاکہ یہ ذہن اس سٹیج پہ بنتے ہیں، جس طرح نگہت بی بی نے بات کی،اگر کسی کے ساتھ یہ واقعہ ہو جاتا ہے، And when that child grows up تو میرے خیال میں وہ تو پھر معاشرے میں Revenge کی شکل میں پھر وہ آتا

ہے، وہ اپنا بدلہ لینا چاہتا ہے، اس طرح کے اور کیسز پھر سامنے آتے ہیں، تو اس Aspect کے اوپر بھی ہم نے کام کرنا ہے، میرے خیال میں یہ پارلیمانی کمیٹی جب آپ اس کی اجازت دیں گے، ہاؤس اس کی اجازت دے گا تو اس کا یہ بھی ایک مینڈیٹ ہونا چاہیئے کہ Law making کے ساتھ ساتھ جو سخت سزائیں ہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ جو معاشرے کے اندر Sensitization ہے یا معاشرے کے اندر جو آگاہی ہے، میرے خیال میں اس کیس کے اوپر بھی کام ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر! میں دو منٹ میں صرف، میرے خیال میں وہ ایک ایشو اور یہ بڑا Important تھا لیکن ہمارے ایم پی اے صاحب ہیں، مفتی عبیدالرحمان صاحب، انہوں نے نے بھی ایک ایشو اٹھایا ہے، اس کے بارے میں صرف یہی کہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہاں پر ہمارے جتنے بھی ممبرز ہیں وہ قابل احترام ہیں، آنریبل ہیں اور میرے خیال میں کسی بھی ملزم کو خواہ وہ اسمبلی کا ممبر ہو یا نہ ہو، قانون کا ایک Basic principle ہے، خوشدل خان صاحب بیٹھے ہیں کہ You are presumed innocent until proven guilty، تو ہر ایک ملزم کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ عدالت کے اندر جا کر اپنی بے گناہی کو ثابت کرے اور بے گناہی ثابت ہوتی ہے، تو بہر حال اس کو باعزت بری بھی کر دیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس کے دو Aspects ہیں، ایک زیادتی ہوئی ہے، اس کو اس کے ساتھ Include نہیں کرنا چاہیئے، ایک زیادتی ہوئی ہے، زیادتی یہ ہوئی ہے کہ ڈی ای او جو ادھر کوہستان میں تعینات تھے، ان کا تعلق شانگلہ سے تھا، میرے خیال میں وہ ان کی Death ہوئی ہے، ابھی وہ ایف آئی آر جو کاٹی گئی ہے، اس میں ہے کہ یہ Murder ہوا ہے، یہ ایک زیادتی بہر حال ہوئی ہے، اس کی تہہ تک بھی پہنچنا ہے اور انوسٹی گیشن بھی ہونی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لیکن لاء منسٹر صاحب! جو ان کا تحریری خط موجود ہے اور جو ادھر سے ہو بھی گیا ہے، Hand writing expert سے کہ یہ انہی کی Hand writing ہے، تو اس کو قانون کے تناظر میں آپ کیسے دیکھیں گے؟

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں یہاں پر ایک چھوٹی سی ریکویسٹ آپ سے بھی اور ہاؤس کے اندر بھی، چونکہ یہ کیس Subjudice ہے، اس وقت یہ کیس عدالت کے اندر چلا گیا ہے، تو سر اگر ادھر ہمیں ذاتی طور پر کوئی پتہ ہو تو ہمیں چاہیئے کہ ہم جائیں اور عدالت کے اندر وہ سٹیٹمنٹ دے دیں یا ہمارے پاس کوئی ثبوت ہو تو ہم عدالت کے اندر جا کے اس کے اندر ہم سٹیٹمنٹ دیں اور ثبوت پیش کریں، کیونکہ اگر ہم ادھر اس ہاؤس کے اندر اس کیس کے Merits کے اندر جائیں اور اس کو ڈسکس کرنا شروع کریں تو میرے خیال

میں وہ ہمارے رولز کے بھی خلاف ہے، Subjudice ہے اور ویسے بھی جسٹس کا ایک نظام ہے اس کے اندر، تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہاں پر قانون سب کے لئے ایک جیسا ہے، ہمارے آنریبل ممبر ہیں، ہمارے آنریبل ایم پی اے ہیں، انہوں نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے، قانون کے اندر گنجائش موجود ہے، وہ آج پروڈکشن آرڈر کے اوپر اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں، حکومت کی طرف سے یا سپیکر کے آفس کی طرف سے ان کے اوپر کوئی اس طرح کا کوئی قدغن نہیں ہے بلکہ اس کو Facilitate as a Member کیا جارہا ہے لیکن جہاں تک ان کے کیس کا تعلق ہے سر، ایف آئی آر ہو چکی ہے، ابھی مثلاً وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پہ سیون اے ٹی اے لگ گئی ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> اس کا چالان عدالت میں پیش ہو گیا ہے؟

<u>وزیر قانون:</u> جی سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کیس کا چالان پیش ہو گیا؟

<u>وزیر قانون:</u> سر، چالان ابھی میرے خیال میں پیش نہیں ہوا ہے لیکن اس میں میں Conclude کرتا ہوں، پھر میں آپ کو مثال دیتا ہوں۔ سر، میں 2014 میں اس ہاؤس کا ممبر تھا، اس وقت میرے اوپر ایک کیس بنا میرے اوپر اور اس میں پولیس نے سیون اے ٹی اے کا چارج بھی بیچ میں ڈال دیا لیکن آپ نے مجھے اس ہاؤس کے اندر کبھی سنا نہیں ہو گا کہ میں نے اس کیس کے اوپر کبھی بات کی ہے، میں گیا، میں نے Anti terrorism court سے Bail حاصل کی، اس کے بعد میں ہائی کورٹ میں گیا، ہائی کورٹ میں میں نے Quash کی ایک درخواست جمع کی کہ یہ ایف آئی آر Quash ہو، کیونکہ یہ جھوٹ پر مبنی ہے، وہاں پر ہائی کورٹ نے میری بات سنی، چونکہ میں سچائی پہ تھا، میری بات شکر الحمد للہ وہ ٹھیک تھی، میں سچائی کے اوپر جا رہا تھا تو ہائی کورٹ نے وہ ایف آئی آر Quash کر دی۔ میرا تو یہاں پر مشورہ یہی ہو گا، میرے Colleague ہیں، میرے دوست ہیں، ان کی عزت اور ہماری عزت ایک ہے، تو وہ اگر کچھ کہہ رہے ہیں تو ہم ان کے اوپر یقین بھی رکھتے ہیں لیکن راستہ یہی ہے، سر، پارلیمنٹری کمیٹی اس کے اوپر بن نہیں سکتی کیونکہ ہم کورٹ کا کام کر نہیں سکتے لیکن میری درخواست ان سے یہ ہے کہ پہلے وہ Bail کے لئے بھی Apply کریں تاکہ اگر وہ Deserve کرتے ہیں تو وہ Bail پہ باہر آئیں گے۔ سر! اگر اتنا ہی غلط کیس ایف آئی آر ہوا ہے تو وہ ہائی کورٹ میں Quashment کے لئے جائیں، خوشدل خان صاحب بھی بیٹھے ہیں، وہ بھی ان کو مشورہ دے سکتے ہیں لیکن میرے خیال میں ہماری ہمدردیاں As a

Memberان کے ساتھ ہیں، یہ کیس کورٹ نے Decide کرنا ہے، ان شاء اللہ حکومت کی طرف سے یہ کمٹمنٹ ہے کہ نہ ہم ان کے ساتھ Favour کریں گے، نہ وہ جس نے Complaint کی ہے، ان کے ساتھ Favour کریں گے، ہم By the rule, by the book, by the law ان شاء اللہ ہم آگے جائیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔اب ریزولیوشن، جی مفتی صاحب!

مفتی عبیدالرحمان: جناب سپیکر! منسٹر لاء صاحب نے اچھی باتیں کی ہیں، صرف میری اتنی گزارش ضرور ہے کہ قانون سب کے لئے برابر ہے، میں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے، ان شاء اللہ و تعالیٰ میں اور میرے ساتھ جو دس ساتھی ہیں، ہر فورم پہ اپنی بے گناہی ثابت کریں گے، لیکن گزارش یہ ہے، میں نے جیسے عرض کیا ہے کہ ابھی دو مہینے ہو رہے ہیں، ابھی یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ATA 7 لگایا جائے اور اس ATA 7 کا اختیار وہ دہشت گردی عدالت سے ہے، ڈی پی پی ہے، اے پی پی ہے، ڈائریکٹر ہے، ان سب نے یہ لکھا ہے کہ یہ قانون کے مطابق نہیں بنتی، اس پر سپریم کورٹ کی ایک بہت بڑی ججمنٹ آئی ہے، 32 صفحات پر، اس کے مطابق یہ نہیں بنتی، لیکن کچھ سیاسی اور کچھ علاقائی پریشر میں آکر پولیس اس پہ مجبور ہے، لہذا یہ پریشر وزیر قانون صاحب تشریف فرما ہیں، ان کو پتہ ہے کہ ایسے واقعات کا دہشت گردی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا، یہ بھی میں وضاحت کروں کہ حسین بابک صاحب کو یہ کسی نے غلط اطلاع دی ہے کہ وہاں اس دفتر میں نہ کوئی کیمرہ ہے، نہ یہ کوئی رات کا واقعہ ہے، دن چار بجے کا واقعہ ہے، ایک ہی فائر ہوا ہے، بہر حال یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! چونکہ یہ Subjudice ہے، آپ کو میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ہمارے پاس بڑے لاء کے ایکسپرٹس ہیں، ہمارے اپنے لاء منسٹر صاحب ہیں، منور خان صاحب ہیں، خوشدل خان صاحب ہیں، اس اجلاس کے بعد ذرا آپ ان سے بیٹھ کے رائے لیں تاکہ اس کو جو بھی Right direction، میں تو لاء کا آدمی نہیں ہوں لیکن یہ جو آپ کی قانونی مدد کر سکیں، یہ آپ کی مدد کریں، آپ بھی ان کے Colleague ہیں، اگر آپ نے جرم نہیں کیا تو بالکل آپ کے اوپر کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے، انصاف بہرکیف ہونا چاہیئے، جو بھی صورتحال ہے، آپ ان سے ملیں۔

مفتی عبیدالرحمان: میں ایگری کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تینوں ایکسپرٹس ہیں، منور خان صاحب بھی، خوشدل خان صاحب بھی اور لاء منسٹر صاحب بھی، اجلاس کے بعد ذرا ان کے ساتھ ایک Sitting کر لیں، یہ آپ کو کوئی اچھا راستہ دکھا دیں گے۔

مفتی عبید الرحمان: تھینک یو، شکریہ۔

جناب سپیکر: اب اس پہ ریزولیوشن ہے، یہ دو ابھی، ایک تو انہوں نے پیش کی تھی، ایک کو آپ نے اکٹھا کر دیا، آپ کی ریزولیوشن اکٹھی ہو گئی؟ جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی تک وہ پاس نہیں کی، اس کے بعد پاس کر کے نا، اسی کمیٹی کو ریفر کر دیں گے، ہاں جی۔

بچوں اور بچیوں کے ساتھ جنسی ہراسانی اور زیادتی پر سپیشل کمیٹی کی تشکیل

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! یہ موشن ہے جو کہ ابھی جس پہ بحث ہوئی ہے، I wish to move that a Special Committee on the instant issue, debated in the House, may be constituted, comprising such members, to be determined by the honourable Speaker. The terms of reference shall be framed in accordance with the debate on this issue.، یہ سر، نگہت اورکزئی اور وہاں سے آسیہ خٹک صاحبہ ہیں، اس پہ ڈاکٹر سمیرہ ہیں، یہاں پہ شگفتہ ملک اور ثوبیہ صاحبہ ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری حمیرہ خاتون صاحبہ ہیں اور ساتھ ہی ہماری جے یو آئی (ف) کی جو فاٹا سے ہیں، ان کی طرف سے یہ نعیمہ کشور صاحبہ بھی ہیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the motion, moved by the honorable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The motion is adopted. Ji The resolution moved by Aasia Bibi is referred to this Committee, this Parliamentary Committee, that is referred to this Committee.

اور یہ ان شاء اللہ پھر ہم مشورہ کر کے آپ سب کے ساتھ، جی۔

وزیر قانون: سر، میری اس میں آپ سے گزارش ہے کہ پہلے اس ریزولیوشن کو پاس کر لیں، اس کے بعد، پھر چلیں، ریزولیوشن دې هم پاس شی کنه، څه بده خو نه ده۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! ایسی بات ہے کہ اگر ان کی ریزولیوشن کو پاس کر لیا جاتا ہے تو یہ جو کمیٹی کو کچھ اور چیزیں شاید لے کر آئیں تو وہ چیز Already پاس کی جا چکی ہو گی، So ان کو ہم نے کیا ہے تو اس میں خود بھی ممبر آ جائیں گی، آسیہ بی بی بھی تاکہ کمیٹی میں جو چیزیں ہوں تو اس ریزولیوشن کو بھی ساتھ رکھ لیں گے۔

وزیر قانون: سر، اس کو پاس کر لیں۔

جناب سپیکر: میں نے پاس کرا لی ہے نا، اس دن جو ایک Traffic hazard کے اوپر ہاؤس میں ڈسکشن ہوئی تھی اور اس میں بی آر ٹی کا بھی آ رہا تھا، پھر کورم ٹوٹ گیا اور گورنمنٹ کی طرف سے اس پہ Respond کوئی نہ کر سکا تو آج منسٹر فنانس آئے ہیں، اس پہ Respond کرنے کے لئے So, I request Minister Finance, to respond please, honorable, Minister Finance.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! پہلے رولز کو ذرا ریلیکس کر دیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کر لیتے ہیں، کام بھی کرتے ہیں، اس کے بعد ریزولیوشن لے آتے ہیں، اس ایشو کو ریسپانڈ کر دیں۔ جی، جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! ٹائم دینے کا بہت شکریہ۔ یہ بی آر ٹی جو ہے یہ ایک ایسا ٹاپک ہے جو Public consciousness میں رہتا ہے، میڈیا بھی اس پہ بات کرتا رہتا ہے اور یقیناً اتنا بڑا پراجیکٹ پشاور میں پہلی بار ہو رہا تھا، پختونخوا میں اربن ایریا میں پہلی بار کسی گورنمنٹ نے جرات کی کہ اتنا بڑا پراجیکٹ وہ ڈیزائن کرے، Execute کرے، اس میں چیلنجز رہے ہیں، اس پر ڈسکشن ہوتی ہے، وہ بالکل بنتی ہے لیکن چیلنجز اگر رہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پہ Fouls پراپیگنڈہ پھیلایا جائے یا اس پہ Misconception کو As the truth لیا جائے، وہ صرف گورنمنٹ اور اپوزیشن نہیں As member of society بھی نہیں بنتی، روز ہمیں کوشش کرنی ہے، اس شہر کو بہتر بنانا ہے، اس صوبے کو بہتر بنانا اور اس کے لئے جب بھی ہم کمپلیکس، بڑے پراجیکٹس کریں گے، اس میں چیلنجز آئیں گے، یہ پہلا پراجیکٹ نہیں ہے، نہ پاکستان کی تاریخ میں نہ دنیا کی تاریخ میں جو کہ Delayed ہوا ہے، جناب سپیکر، پچھتر فیصد میگا پراجیکٹس جو ہیں، میں ابھی نام اس لئے نہیں لوں گا، لیکن پچھتر فیصد میگا پراجیکٹس دنیا میں ان کا Cross over run بھی ہوتا ہے، اس کا Time over run بھی ہوتا ہے، نام میں اس لئے نہیں لوں گا کیونکہ پھر لوگ کہیں گے کہ میں کسی اور پراجیکٹ کے پیچھے چھپ رہا ہوں، لیکن

دو تین Misconceptions کلیئر کرنا ضروری ہے۔ میرے خیال میں جو سب سے Immediate اور سب سے بڑا Misconception ہے وہ تو اس بات کا ہے، یقیناً یہ جائز سوال ہے کہ اگر پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ احتساب پہ Believe کرتی ہے، Accountability پہ Believe کرتی ہے تو اس نے کیوں ہائی کورٹ کی ججمنٹ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور وہاں پہ انکوائری پہ Stay لیا؟ پہلے تو میں یہ بات کلیئر کر دوں، یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کا تو ڈی این اے میں Accountability یا احتساب کا Concept ہے، ہم اس سے بھاگ نہیں سکتے، اس کا تو اس پہ کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے، ہم خود بی آر ٹی یا جو بھی پراجیکٹ ہو، اس پہ ہر قسم کی انکوائری کو ویلکم کریں گے، ہم خود یہ چاہیں گے کہ اگر اس میں کسی قسم کی کرپشن ہوئی ہو، کسی قسم کی Irregularity ہوئی ہو تو جس نے بھی کی ہو، اس کی Accountability ہو لیکن ان چیزوں پہ بھی پالیٹکس نہیں کھیلنی چاہیئے، ہر چیز کا ایک ٹائم ہوتا ہے، یہ ایسا پراجیکٹ ہے جو بہت محنت کے بعد اسی / نوے فیصد کمپلیٹ ہو گیا، ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کی Cost manage کریں، اس کے جو چیلنجز تھے وہ Manage کریں، اگر ہم وہ کر رہے ہیں تو ابھی یہ پراجیکٹ روکنے کا غلط ٹائم ہے کیونکہ جیسے اپوزیشن کے لوگ ہمیں Highlight کرتے ہیں، جتنا بی آر ٹی Delay ہو گا اتنا پبلک کو اس سے Inconvenience پہنچتی ہے اور وہ ہمیں ماننا پڑے گا کہ اس سے Inconvenience پہنچے گی کیونکہ پشاور کی ایک بڑی ہائی وے ہے اور اس میں ہم بنا رہے تھے تو وہ اس کو Delay کرے گی، جبکہ وہ کمپلیشن کی طرف جا رہا ہے کیونکہ ہر روز جو سینیئر آفیشلز ہیں، ان کو ایف آئی اے کے پاس مزید اداروں کے پاس Clarifications کے لئے جانا پڑے گا، ہم چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد کمپلیٹ ہو اور وہ بھی صرف اس لئے نہیں، کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے، On the main artery اس لئے بھی ہم یاد رکھیں کہ یہ پبلک ٹرانسپورٹ کا پراجیکٹ ہے، پبلک ٹرانسپورٹ کے پراجیکٹ کو غریب عوام یا ورکنگ کلاس کے عوام ہی استعمال کریں اور یہ یاد رکھیں کہ جتنی دیر میں ہم نے Approve کیا، یہ تقریباً تین سال کے عرصے میں بنایا، اس کا Prevalent جو بی آر ٹی پراجیکٹ تھا جو بھی ایشین ڈویلپمنٹ بینک سپانسر کر رہا ہے، اتنا ٹائم ہمارا پڑوسی صوبہ ہے سندھ کا، اتنے ٹائم میں تو انہوں نے صرف Approval کی، میں ابھی ایکنگ کی میٹنگ میں پچھلے مہینے میں میں نے نوٹ کیا کہ تین سال میں نے لگایا، ایک گورنمنٹ کی Well تھی، Dynamism تھی کہ اس میں سال دو سال میں یہ خواہش تھی کہ ہم اپنے صوبے میں انوسمنٹ کریں اور بے شک اس میں مشکلات کیوں نہ آئی ہوں،

اس پہ آگے گئے، ایک تو میں دوبارہ سے Clarify کر دوں کہ وہ جس وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ پہلے پراجیکٹ کمپلیٹ ہو، اس کے بعد ایک نہیں دس انکوائریاں اس پہ کریں اور جو بھی اس میں Misplanning یا Financial misappropriation کا کوئی عنصر ہو، بالکل اس کی Accountability ہو لیکن یہ ٹائم نہیں ہے۔ دوسری وجہ اس پہ جو ہے، میں Detailed میں بات نہیں کروں گا کیونکہ دو تین باتیں اور کرنی ہیں لیکن یہ کلیئر ہو، کیونکہ ابھی کورٹ کی ججمنٹ آئی ہے اور With the deepest respect for Court گورنمنٹ کے خیال میں اس کیس میں گورنمنٹ کو سنا نہیں گیا، یہ ایک رائٹ ہونا چاہیئے گورنمنٹ کے پاس کہ وہ اپنا بھی Point of view دے، اس وجہ سے ہم اپیل میں گئے ہیں۔ یہ دو وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہم اپنی ڈیوٹی نہ کرتے، اگر ہم اس ججمنٹ سے نہ ایگری کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے اپیل میں نہ جاتے، جناب سپیکر، جو کرپشن کی بات ہے، میں نے پہلے بھی یہ نوٹ کیا، ایک ہمارا انگریزی کا اخبار تھا جو سب سے بڑے اخباروں میں سے ایک ہے، جس نے For example ایک پرانی رپورٹ لے کر کہا تھا، اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس پراجیکٹ میں سات ارب کی کرپشن ہوئی ہے، میں نے وہ پوری رپورٹ پڑھی، جس جرنلسٹ نے یہ لکھا تھا، میں نے اس سے پوچھا بھی کہ آپ خود بتائیں، یہ رپورٹ آپ Quote کر رہے ہیں، اس میں کہاں پہ لکھا ہے کہ سات ارب کی کرپشن ہوئی ہے؟ اس جرنلسٹ نے کہا کہ جی یہ رپورٹ میں نے نہیں لکھی، سٹوری ایک بندہ بناتا ہے، ہیڈلائن کوئی اور بندہ بناتا ہے، اس ہیڈلائن کا میں ذمہ وار نہیں ہوں، ان چیزوں سے جو Foul propaganda، Propagate ہوتا ہے، میں تو اس وقت پاکستان میں رہتا ہی نہیں تھا جب یہ پراجیکٹ Conceive ہوا تھا، اس پہ بھی میں آؤں گا کیونکہ ہماری ایک Responsibility ہے لیکن اس طرح کے جو باقی پراجیکٹس ہوئے ہیں، In terms of control اس میں اور ان پراجیکٹس میں ایک اور بڑا فرق ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ضروری ہے کہ اس میں کوئی راستہ نکال نہیں سکتا کوئی ہینکی پھینکی کرنے کا، لیکن یہ ضرور پراجیکٹ کے Manual سے آپ کو ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کے رول کا بتاتا ہوں، اس پراجیکٹ کی ہر فنانشل ٹرانزیکشن، ہر ریکروٹمنٹ پہ مزید چیک ہے، اس میں اے ڈی بی کا رول انگریزی میں میں بتاؤں گا، As to review and approve all procurement and consultant recruitments actions مطلب کہ ہر Procurement، میں گورنمنٹ اپنی ذمہ واری سے بھاگ نہیں سکتی لیکن جو Procurement

ہوتی ہے وہ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کے پاس جاتی ہے، اس کو Approve کریں گے، جو کنسلٹنٹ کی ریکروٹمنٹ ہوتی وہ ایشین ڈیویلپمنٹ کے پاس جائے گی، وہ ان کو Approve کریں گے اور پھر جو سارے Technical aspects ہیں ڈیزائن کے، ان میں ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کیونکہ انہوں نے ایسے پراجیکٹ ساؤتھ امریکہ سے ایشیاء تک کئے، ان پہ ان کا Input ہوگا، یہ بھی میں پڑھتا ہوں جو کہ پی ڈی اے ہے جو کہ To guide the executing agencies جو کہ پی ڈی اے ہے جو کہ پشاور اور جو امریلہ اتھارٹی ہے، Implementation agencies PMU and PIU in driving project implementation، یہ بھی ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا رول ہے، تو یہ صوبائی گورنمنٹ کے اوپر اگر ہمارے ارادے صحیح بھی نہ ہوتے تو یہ ایک اور چیک ہے۔ جناب سپیکر! مجھے لوگ Privately کہتے ہیں کہ چونکہ یہ ایک Controversial project ہے اس پہ بات نہ کریں، آپ تو اس وقت تھے ہی نہیں، آپ کیوں اس کے ڈیفنس میں بات کرتے ہیں؟ لیکن ہمارا پراجیکٹ تھا، ہماری گورنمنٹ کا پراجیکٹ تھا، میں نے خود دنیا کے پندرہ بیس ممالک میں کام کیا ہے، میں نے جہاں بھی ایسے پراجیکٹ تھے، اسی ٹائپ کے چیلنجز دیکھے، دبئی میٹرو پراجیکٹ ایک سال سے زیادہ Delay تھا، یہاں پہ ائرپورٹس، ڈیمز، ایک نہیں پندرہ پندرہ، بیس بیس سال Delay ہوتے ہیں جن سے بلین کا نقصان پہنچتا ہے، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میں اس پراجیکٹ کو جیسے گورنمنٹ Own کرتی ہے، ہم یہ Believe کرتے ہیں کہ یہ پشاور میں ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر کو چینج کرے گا، اس سے ہمیں بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر ہم بہتری چاہتے ہیں تو ہمیں ٹریژری اینڈ اپوزیشن کی جو بڑی انوسٹمنٹس ہوں، ان بڑی انوسٹمنٹس کو Own کرنا پڑے گا، گائیڈ کرنا پڑے گا، اس میں Positively خامیاں نکالنی پڑیں گی، میں نے خود نکالیں، ایک بار On a lighter a lighter note دو تین باتیں، اگر آپ نے دیکھا ہو تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کے لوگ بھی وہ جو پریکٹیکل خامیاں ہیں وہ تو نکالیں۔ ایک ہمارا بڑا مسئلہ Safety standards کا ہے، Safety standards ایسے پراجیکٹس میں وہ Follow نہیں ہوتے، میں نے خود پوائنٹ آؤٹ کیا کہ ایسے پراجیکٹس میں ہمیں Safety standards اس سے بہتر جو ہیں وہ رکھنے چاہئیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس پراجیکٹ میں Flaw ہے، جب لوگ اس کی کاسٹ کی بات کرتے ہیں، میں دوبارہ سے ایک بار پھر یہ سو بار یہ بات ہوئی ہے، یہ دہراتا ہوں کہ اس کی کاسٹ میں اور مزید ایسے پراجیکٹس کی کاسٹ میں فرق کیوں ہے؟ اگر آپ Corridor to corridor compare کریں تو یہ

سارے بی آر ٹیز سے زیادہ سستا ہے، اگر آپ Life to life compare کریں لیکن پھر اس کی Long term economy کے لئے بسیں رینٹ پہ نئی خریدی گئیں، روڈز کی Maintenance cost کرنے کے لئے، کم کرنے کے لئے بلیک ٹاپ کی بجائے ایک Concrete surface جیسے انٹرنیشنل سٹینڈرڈ ہوتا ہے وہ Lay down کیا گیا تاکہ دو تین سال بعد بڑی Maintenance پہ پیسہ خرچ نہ کیا جائے، High ability improve کرنے کے لئے ایک کوریڈور نہیں پورے پشاور کو خبر کرنے کے لئے پورا ایک ٹرنک اینڈ برانچ سسٹم یعنی ایک مین کوریڈور اور آٹھ فیڈر روٹ جس سے Actually پورے پشاور کی ٹرانسپورٹ Cover کی جا سکتی ہے، تو اس کا ایک Design enhancement ہے، Actually کسی بھی اچھے شہر میں، آپ دنیا کا کوئی بھی اچھا دیکھ لیں، اس میں پبلک ٹرانسپورٹ کا انفراسٹرکچر ہوتا ہے، اگر ہم وہ انفراسٹرکچر یہاں پہ ڈیویلپ کر رہے ہیں تو وہ ایک خوشی کی بات ہونی چاہیئے اور جیسے میں نے کہا، اس میں جو بھی Improvement کرنی ہے، جو بھی اس سے سیکھنا ہے تو وہ ہمیں تھوڑا سا Recognize کرنا چاہیئے کہ ایسے پراجیکٹس میں چیلنجز آئیں گے، ہم ان کی تنقید برداشت کریں گے لیکن ہم ان کو ضرور بنائیں گے اور Successful بھی بنائیں گے، اس کی کاسٹ پہ بھی بہت باتیں ہوتی ہیں، جناب سپیکر! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سو ارب سے کاسٹ بڑھ گئی ہے اور کچھ لوگ کہتے ہیں دو سو ارب سے کاسٹ بڑھ گئی ہے، اس کی کاسٹ جو ہے وہ Pitch ہوئی تھی اٹھاون ارب روپے پہ، چونکہ اس وقت فیڈرل گورنمنٹ ہماری نہیں تھی شاید ایک Squeeze دینے کے لئے ناکام بنانے کے لئے انہوں نے اس کی کاسٹ جان بوجھ کر انچاس ارب پہ Approve کی، جب واپس Original cost کی طرف گئی تو پھر لوگ کہتے ہیں کہ یہ Cost increase ہوئی Against that original cost، میرے خیال میں اس کاسٹ کی بیس فیصد سے بھی کم Increase ہو گی جو کہ اس ٹائپ پراجیکٹ کے لئے Nominal ہے۔ ڈیزائن چینجز کی بات ہوتی ہے، بڑے پراجیکٹس جو کہ اربن انفراسٹرکچر میں ہوتے ہیں، ان میں ڈیزائن چینجز آتی ہیں، اگر کوئی Willful negligence ہوئی ہو تو وہ ضرور انکوائری میں نکلے، ہم چاہیں گے کہ نکلیں، Ultimately ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ہم ایک بار ساڑھے تین لاکھ لوگوں کے لئے ہر روز یا چار لاکھ لوگوں کے لئے ہر روز پشاور میں پورے پشاور کو Cover کرنے کے لئے ایک ایسا پراجیکٹ بنائیں جس میں شاید اس august House کے بہت سے لوگ تو Travel نہ کریں لیکن جو یہاں پہ پبلک سرونٹس ہیں جو پورے پشاور میں ورکنگ کلاس کے لوگ ہیں، ان کو Cheap

effective state of the art transport ملے گی۔ اگر اس میں کوئی برائی ہے تو وہ ضرور لوگ بتائیں، ہم نے ان شاء اللہ یہ پراجیکٹ کمپلیٹ کرنا ہے، ہم ہر قسم کے سوال کا جواب دینے کے لئے ضرور تیار ہوں گے، ہم Public accountability کے لئے بھی اس پراجیکٹ کے لئے تیار ہوں گے لیکن After the project completion اور ہم یہ ضرور چاہیں گے کہ ابھی یہ پراجیکٹ جلد سے جلد کمپلیٹ ہو تاکہ اس سے زیادہ لوگوں کو جلد سے جلد فائدہ پہنچے۔ تھینک یو سر۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you very much۔ Leave applications کر لوں، Leave applications پڑھ لوں: بابک صاحب! میں آپ کو دے دیتا ہوں، پہلے ممبرز کی Leaves کر لیں۔ Shehram Khan, Minister, for 8 days 30th December to 6 January; Dr. Amjad Ali Khan, for today; Janab Abdul Ghaffar Khan, MPA, for five days 30th December to 3rd January; Mohtarma Maliha Asghar Sahiba, for today; Janab Mohibullah Khan Sahib, for today; Janab Ziaullah Khan Bangash, for two days, 30 December to 31 December; Momina Basit Sahiba, for today; Hashaam Inamullah Sahib, for today; Molana Lutf-ur-Rehman Sahib, for 30 December to 31 December; Akram Khan Durrani Sahib, for 30 December to 1st January; Mahmood Khan Betani Sahib, for today; Faisalzeb Sahib, for today; Janab Sahibzada Sanaullah Sahib, for today; Malik Zafar Azam Sahib, for today; Haji Fazal Elahi Sahib, for today; Janab Muhammad Naeem Khan, for today; Janab Sardar Muhammad Yousaf Sahib, for today; Janab Sher Azam Wazir Sahib, for two days, 30 December to 31 December; Shakeel Bashir Omarzai Sahib, for today; Aghaz Ikramullah Khan Gandapur Sahib, for today.

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted. Ji, Babak Sahib.

رسمی کارروائی

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر، وزیر خزانہ صاحب کو بڑے عرصے کے بعد ویلکم بھی کرتے ہیں اور ان کو یہ یاد بھی دلاتے ہیں کہ انہوں نے ہاؤس میں کچھ وعدے بھی کئے تھے، اس میں صاف

ہے، مجھے ان شاء اللہ امید بھی ہے کہ ان کو اپنے وعدے یاد ہوں گے۔ جناب سپیکر، ہاں Reminder
ڈیبیٹ یہاں پہ ہوئی تھی، ہم ان چیزوں کو Repeat کرنا نہیں چاہ رہے ہیں، انہوں نے دبئی کی مثال دی ہے، انہوں نے بڑے سارے ممالک کی مثال دی ہے لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں کہ خیبر پختونخوا اللہ کرے کہ ایک زمانہ ایسا آئے، ایک وقت ایسا آئے کہ ہم اپنے آپ کو دبئی کے ساتھ Financially compare کرسکیں۔ جناب سپیکر! اسی پراجیکٹ کے حوالے سے ہم نے بار بار اسمبلی فلور پہ یہ نکتہ اٹھایا کہ اس کی تحقیقات ہونی چاہیئں اور اس میں کرپشن ہے، اس میں حکومت نہیں مان رہی تھی، حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا، جس طرح وزیر خزانہ صاحب نے کہا کہ ہم کرپشن کے خلاف ہیں اور عوامی سطح پہ بھی احتساب کے لئے تیار ہیں، عدالتی سطح پہ انہوں نے خود یہاں پہ ذکر کیا کہ اس سٹیج پہ چونکہ کمپلیٹ نہیں ہے، یہ بڑی عجیب منطق ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس سٹیج پہ اتنے بڑے سکینڈل کی انکوائری نہیں ہونی چاہیئے، اس کی وجہ یہ ہے کہ کام تو ٹھیکیدار کر رہا ہے، ٹھیکیدار کے اوپر تو کسی نے الزام نہیں لگایا، الزام تو حکومت کے اوپر ہے، وزیر خزانہ صاحب اس وقت نہیں تھے، یہاں پہ عنایت اللہ خان بیٹھے ہیں، یہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر تھے، صوبائی کابینہ بھی موجود تھی، ایک اتنا بڑا منصوبہ جس کی ضرورت اور جس کی اہمیت سے فنانس منسٹر صاحب بھی بار بار بات کرتے ہیں اور سارے حکومتی ممبران بھی بار بار بات کرتے ہیں، جناب سپیکر! یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ اتنا بڑا منصوبہ صوبے کے محدود وسائل میں ہم اس منصوبے کو کمپلیٹ نہیں کر سکتے تھے، ہمیں جانا پڑا انٹرنیشنل ڈونرز کو، اسمبلی فلور پہ یہ مسئلہ نہیں آرہا ہے کہ اسمبلی میں یہ آجاتا، خیبر پختونخوا کی خواہش ہے کہ پشاور میں ایک بڑا منصوبہ ہو، کابینہ سے Approval بعد میں لے لی گئی ہے۔ جناب سپیکر! عدالت کا حکم آیا کہ اس منصوبے کی انکوائری ہونی چاہیئے، تحقیقات ہونی چاہیئے، حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم کرپشن کے خلاف ہیں اور ہر سطح پہ ویلکم کرتے ہیں، وزیر خزانہ صاحب اگر مناسب سمجھتے ہیں تو یہ بتائیں کہ اگر اس چیز پہ تحقیقات ہو رہی ہیں تو کام کو تو نہیں روکا جا رہا، پھر حکومت کو تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟ یہ جو سات ارب اور نو ارب کی بات ہو رہی ہے، حکومت کو تو پھر اس چیز کا سامنا کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر! State of the art ایک پراجیکٹ پشاور کے لوگوں کے لئے بنا رہے ہیں، مجھے بتایا جائے کہ پچھلی حکومت میں پی ٹی آئی کے پشاور کے جتنے ایم پی ایز تھے، میں عوام کو سائڈ پہ رکھتا ہوں، وزیر خزانہ صاحب بتائیں کہ پشاور کے ایم پی ایز نے حکومت سے ریکویسٹ کی تھی کہ یہاں پہ بی آر ٹی بنائی جائے، ان کو ماننا پڑے گا کہ صوبے کے محدود وسائل کو اتنے بڑے مسئلے میں ان لوگوں نے

الجھایا ہے کہ سارے پشاور کی تجارت کو ان لوگوں نے برباد کر دیا ہے، تین سال یہ کہتے ہیں، سندھ حکومت نے ٹائم لیا ہے، انہوں نے اچھا کیا ہے، اگر یہ لوگ ٹائم لیتے، اگر یہ مشاورت کرتے تو دس بارہ دفعہ پی سی ون Revise نہ کرنا پڑتا، سترہ، انیس دفعہ ڈیزائنگ میں چینجز نہ لاتے، یہ لوگ اگر یہ ٹائم لیتے، اب بھی میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں، وثوق سے فلور آف دی ہاؤس کہ اس ڈیزائن میں ٹیکنیکل لوگوں نے جو نشاندہی کی اور جو موجود ہے گراؤنڈ پہ، جناب سپیکر، سال ہو گیا ہے کہ بسیں جہاں گئیں وہاں پہ کھڑی ہیں، کہتے ہیں کہ ساڑھے تین لاکھ لوگوں کو ہم ایک سہولت فراہم کر رہے ہیں، ایک ضرورت فراہم کر رہے ہیں، ان کو ماننا پڑے گا، دیکھیں یہ صوبہ پبلک پراپرٹی ہے، یہ Public money ہے، اگر ان لوگوں نے قرضہ بھی لیا ہے، اب یہ کدھر سے اتنے ہوشیار لوگ آ گئے کہ صوبے کے اتنے بڑے بڑے منصوبوں اور اتنے بڑے بڑے فیصلے بند کمروں میں ہوتے ہیں، ان کو عدالت میں نہیں جانا چاہیئے، یعنی ایک عدالت کے خلاف اور میں ان کو تو ویلکم کرنا چاہتا ہوں، کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں، ادھر ہم نشاندہی کرتے ہیں تو ہماری بات کو اہمیت نہیں دیتے، جناب سپیکر! اب ان کو ماننا پڑے گا، یعنی ان چیزوں سے مزید صوبے کے عوام کو مزید یہ لوگ دھوکہ نہیں دے سکتے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ہاں، میں وائنڈاپ کرتا ہوں، یعنی کس منہ سے آپ خود کہتے ہیں کہ اس چیز پہ آپ اگر کرپشن کے خلاف ہیں تو ان کو کہو کہ فیزیبیلٹی رپورٹ سے لے کے ٹینڈر تک، اس طرح یہ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ پچاسی فیصد کام کمپلیٹ ہے، آفر کر دو، ویلکم کر دو، خوش آمدید کر دو کہ فزیبیلٹی رپورٹ سے لے لو، ڈیزائننگ لے لو، پی سی ون لے لو، اس کی Revision لے لو اور Work done لے لو، یہ قول و فعل میں تضاد ان کو ختم کرنا پڑے گا۔ جناب سپیکر! احسن اقبال کو جب گرفتار کرتے ہیں، صرف اسی بات پہ کہ ان کے دور حکومت میں پی سی ون Revise ہوا ہے، اب یہ خود بھی بتائیں کہ ان کی حکومت نہیں تھی، یہ پی سی ون کس نے بنایا تھا؟ یہ الزام تو یہ لوگ نہیں لگا سکتے، لہذا وزیر خزانہ صاحب کو عدالت کا حکم ماننا چاہیئے، ان کو اپنی Writ واپس لینی چاہیئے، ان کو ویلکم کرنا چاہیئے، ان کی انکوئری۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، بابک صاحب، 'آرڈر آف دی ڈے' سارا رہتا ہے، ہمارا ابھی، جی Short answer, please، چونکہ ہمارا 'آرڈر آف دی ڈے' سارا رہ گیا ہے۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: سر، اس پہ میں بھی کچھ بولنا چاہتا ہوں جو کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہو گیا ہے نا، بابک صاحب نے بڑی تفصیل میں کر دی ہے نا، ابھی ایجنڈے کی طرف آپ ذرا جائیں نا، جی جواب دے دیں، یہی کوسچین بابک صاحب کا بھی ہے۔ جی، منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! ویسے گورنمنٹ بینچز اور میں آپ کی بہت تعریف کروں گا Because ہماری انتہائی ڈیموکریٹک اپوزیشن That always let the Opposition have the last word، میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ اتنی فیئر گورنمنٹ کا میں بھی حصہ ہوں جناب سپیکر، بابک صاحب جو ہیں وہ Off line in touched رہے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ Compare to، جب ان کی حکومت تھی تو اس وقت تو فنانشل معاملے آسان تھے، جیسے مثلاً اگر ایجوکیشن کا بجٹ تھا تو ایک مردان میں، میں نے ڈیٹیلز بھی ایک بار بتائی تھیں، کہ یا بونیر میں لگ جاتا تھا تو ریسورسز کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ بابک صاحب جب مجھے فون پہ بات کرتے ہیں تو میں ان کو یہی کہتا ہوں کہ میں تو دن رات محنت کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ ثوبیہ شاہد رکن اسمبلی نے بی آر ٹی کے خلاف احتجاج کر رہی تھیں)

جناب سپیکر: Please, order in the House، آپ تشریف رکھیں، پلیز آپ تشریف رکھیں، ہر چیز کو گپ نہ بنائیں، Please, take your seat۔

وزیر خزانہ: پورے صوبے کے لئے وسائل پیدا کریں، ہاں جی۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: Please, take your seat، ہم لوگ اتنے اچھے ٹاپک پہ جا رہے ہیں، This is no way، بس بار بار یہ چیزیں آدمی نہیں اٹھاتا ناں، Don't make fun to the of the assembly, please، پہلی دفعہ آپ نے اٹھایا، ہم نے آپ کی تعریف کی، یہ آپ نے بڑا اچھا کیا، اب ہر دفعہ وہ جواب دے رہے ہیں، ادھر سے انہوں نے بابک صاحب کا پوائنٹ کیا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ بی آر ٹی کے متعلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو کیا کریں، ساری بی آر ٹی کو گرا دیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ اس پر جلد از جلد انکوائری کروائیں اور اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جواب دیتے ہیں نا، آپ ایسا کریں کہ آپ ہاؤس میں انکوائری کر کے رپورٹ لے آئیں، جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: جب ان شاء اللہ بی آر ٹی کمپلیٹ اور اس کی انکوائری کے لئے ہم ساری بکس کھولیں گے تو یہ جو اس کے ساتھ سارے سوال ہیں، میرے خیال میں اس کے ساتھ ایک اور سوال بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ ہم Add کریں، جب اس کی اوریجنل فیزیبلٹی میں ایک بڑی اچھی Proposal تھی کہ یہ ریلوے لائنز کی زمین کے ساتھ بنے اور فیڈرل گورنمنٹ سے اجازت لینے کی کوشش کی گئی تو کیوں اس وقت کی فیڈرل گورنمنٹ نے شاید اس صوبے کو پاکستان کا حصہ نہیں سمجھا اور اس لئے اس کی Approval نہیں دی، شاید یہ دو تین سال کی جو تکلیف لوگوں کو اٹھانا پڑی ہے-----

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی! آپ بڑی Matured politician ہیں، اب ہو گیا نا، آپ تشریف رکھیں پلیز، اب ہو گیا، تھینک یو، ثوبیہ بی بی تشریف رکھیں۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، ٹھیک ہے لیکن آپ بی آر ٹی پر-----

وزیر خزانہ: دوسری بات، ضرور وہ پارٹیز جنہوں نے اس Regional concept کے لئے زمین نہ دی، ان سے بھی پوچھا جائے کہ کیوں؟ اگر وفاق کی لینڈ ہے تو وہ خیبر پختونخوا میں یا پشاور میں نہیں آتا، دوسری بابک صاحب نے لون، کے قرضوں کی بڑی اچھی بات کی، یہ میں کلیئر کر دوں کہ نہ تو بی آر ٹی کے پیسے کسی اور پراجیکٹ کے لئے Available تھے اور نہ یہاں پہ مجھے جو میری Predecessor assembly تھی اور پی ٹی آئی کی جو پچھلی گورنمنٹ تھی، اس کے ممبرز یہاں پر سینیئر بیٹھے ہوئے ہیں، لودھی صاحب، عاطف خان صاحب اور بھی بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے اس صوبے کے فنانسز کو جیسے Manage کیا، ہمیں قرضوں کا بوجھ جو ہے، کوئی اس کا Impact نہیں ہوتا، ہمارے جو قرضوں کی ادائیگی ہوتی ہے، سال کے وہ دس بارہ ارب روپے، چھ سات سو ارب روپے کے Spend میں، یہ اس کا دو فیصد بھی نہیں، تو یہ اچھی مینجمنٹ کی وجہ سے قرضوں کے بوجھ کا کوئی ایشو نہیں ہے، بعد میں میں نے دیکھا، یہ کورٹ کی ججمنٹ میں بھی لکھی گئی اور جیسے میں نے کہا کہ ان باتوں پہ کورٹ میں بحث نہیں ہوئی، ہمیں یہ کیس چیلنج کر کے اس پہ بحث کر لیں تو جہاں تک Again میں On the record کہوں، اس صوبے کی فنانشل مینجمنٹ اچھی ہوئی ہے، اس وجہ سے قرضوں پہ کوئی Misconception نہ ہو، پوری دنیا میں بڑے پراجیکٹس قرضوں پہ ہوتے ہیں۔ آخری چیز، Again اکثر جوابات بڑے Simple ہیں، جیسے بابک صاحب نے کہا کہ اس پی سی ون کو Approve کس نے کیا، میں Again وہ کورٹ کی ججمنٹ اٹھاتا

ہوں جس میں ایک Specific officer کو جو ایک وقت میں پراجیکٹ کا انچارج تھا، اس کو Excellent and outstanding کہا گیا ہے، جناب سپیکر! پی سی ون اسی آفیسر نے Approve کیا ہے تو یہ جو Contradictions ہیں، ان کی وجہ سے وہ جانا ضروری ہے اور جہاں تک Again project completion کی بات ہے، Project completion کو ہم نہ روکیں، ججمنٹ کو چیلنج کرنے کا گورنمنٹ کا اپنا ایک حق ہے لیکن نہ گورنمنٹ احتساب سے ڈرتی ہے، نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پراجیکٹ کی انکوائری نہ ہو، ہم خود ہی اس کو کریں گے، ان شاء اللہ پراجیکٹ کو بھی کمپلیٹ کریں گے اور ساری بکس کو بھی کمپلیٹ کریں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Item No. 6, Adjournment Motion: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, Mr. Inayatullah Sahib, Mr. Sardar Hussain Babak Sahib.

حافظ اسام الدین: جناب سپیکر! ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں تو آپ کا ایجنڈا ہے، میرے پاس آپ کی کوئی چیز ہے، 'آرڈر آف دی ڈے' میں ہے۔

حافظ اسام الدین: نہیں ہے لیکن میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس 'آرڈر آف دی ڈے' میں ہے تو وہ لائیں ناں، پلیز کوئی وقت، کسی کو آئندہ میں نہیں دوں گا جو ایجنڈے کا حصہ نہیں ہوگا، جب دیتا بھی ہوں اور پھر آپ لوگ بیچ میں مستی کرتے ہیں، آپ کا کیا ہے، کیا چیز ہے؟ کوئی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، کوئی ریزولیوشن ہے، کوئی کال اٹینشن ہے، ایسے ہی کھڑے ہو کر بات کرنا۔

حافظ اسام الدین: جب آپ ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں دیں گے، جناب، تو۔۔۔۔۔

تحریک التواء

جناب سپیکر: دوں گا لیکن اس کا اپنا ٹائم ہوتا ہے ناں۔ عنایت اللہ صاحب۔ ابھی کچھ 'آرڈر آف دی ڈے' بھی ہے، مجھے کمپلیٹ کرنے دیں نا، مسز نگہت اورکزئی صاحبہ ایم پی اے، These are four five، کون موو کرے گا؟ Inayatullah Sahib, to move their adjournment Motion No. 131, in the House.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر فوری نوعیت کے مفاد عامہ کے اس معاملے پر بحث کی جائے اور وہ یہ وفاقی حکومت بجلی کے خالص منافع کی مد میں طے شدہ اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق ہمارے صوبے کا اپنا حق نہیں دے رہی ہے، لہذا یہ اسمبلی اس معاملے پر سیر حاصل بحث کرے تاکہ سفارشات مرتب کی جائیں کہ کس طرح وفاقی حکومت سے ہمارا صوبہ مذکورہ مد میں اپنا حق حاصل کر سکتا ہے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 131, moved by the honourable Members, may be admitted for detail discussion? Law Minister, please.

وزیر قانون: سر، ووٹ سے پہلے صرف یہ چیز ریکارڈ کے اوپر لانا چاہ رہا تھا کہ اس ایڈجرنمنٹ موشن میں جو بات ہوئی ہے، نٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے، تو یہ پورے صوبے کا ایک ایشو ہے، اس کے اوپر کچھ نیشنل ایشوز کی چیزیں ہوتی ہیں، کچھ چیزیں پراونشل لیول کے ایسے ایشوز ہوتے ہیں جن کے اوپر سیاست کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی ہے اور میرے خیال میں اسی سپرٹ میں اپوزیشن کے ممبرز نے یہ ایشو اٹھایا ہے، یہ پراونشل رائٹس کا مسئلہ ہے، اس کو متنازعہ نہیں بنائیں گے، یہ پراونشل رائٹس کا مسئلہ ہے اور میں اس کو چونکہ ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر بحث ہونی ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! اس پر ہم اپوزیشن کے ممبرز نے۔۔۔۔

وزیر خزانہ: بابک صاحب! یو منټ را کړه بیا به تاسو خبره او کړئ چې زه خپله خبره کمپلیټ خو کړم کنه۔ سر، ایک میں ریکویسٹ کرنا چاہوں گا، خاص کر ہمارے جو سینیئر پارلیمنٹرین ہیں اگر کوئی بات کرنا چاہیں تو خدارا اس کو بات کمپلیٹ کرنے تو دیا کریں، یہاں سے کوئی بھاگ تو نہیں رہا ہے، اپنی بات پھر بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہی ہے کہ چونکہ یہ پراونشل ایشو ہے، اس کے اوپر ہم سب On board ہیں اور حکومت اس کو بھی سپورٹ کر رہی ہے، ایڈجرنمنٹ موشن ہو، اس کے اوپر ڈیبیٹ ہو، یہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے، میں تو وہی بات کر رہا ہوں جو وہ کہہ رہے ہیں لیکن سن تو لیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ سپورٹ کر رہے ہیں،

Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 131, moved by the honourable Member, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Adjournment motion is admitted.

میں آپ سب کو موقع دوں گا، مجھے 'آرڈر آف دی ڈے' کمپلیٹ کرنے دیں، پھر میں آپ کو جتنی بھی چار پانچ کوئی ریزولیوشنز ہیں، دیکھیں، میری بات سنیں، یہ 'آرڈر آف دی ڈے' کے علاوہ مجھے لوگوں نے یہ چیزیں دی ہوئی ہیں، یہ میں ساری لاؤنگا لیکن مجھے جلدی جلدی 'آرڈر آف دی ڈے' کمپلیٹ کرنے دیں، ریزولیوشن بھی لاؤنگا، کال اٹینشن کا موقع بھی دونگا، یہ دو تین لیجسلیشنز ہیں، تیزی سے اس کو کر لیتے ہیں،

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا السائل والمحروم فاؤنڈیشن مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Lissail-e-Wal Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019 may taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Lissail-e-Wal Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Lissail-e-Wal Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2, therefore, the question is that clauses 1 and two may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا السائل والمحروم فاؤنڈیشن مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Lissail-e-Wal-Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Lissail-e-Wal-Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Lissail-e-Wal-Mahroom Foundation (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ضروری عملہ کی رجسٹریشن مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Essential Personnel Registration (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Essential Personnel Registration (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Essential Personnel Registration (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before that the Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

ترمیمی قانون بابت خیبر پختونخوا ضروری عملہ کی رجسٹریشن (مجریہ) 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please move that the Essential Personnel Registration (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Essential Personnel Registration (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Essential Personnel Registration (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

قرارداد

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move the resolution under Article 144, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker! In pursuance of Article 144 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I beg to move that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, hereby resolve that the (Majlis-i-Shoora) Parliament may by law establish National Commission for Interface Harmony.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Minister, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

حافظ اسام الدین: جناب سپیکر، اب تو اجازت دے دیں تاکہ بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو دیتا ہوں، لیجسلیشن کے بعد سارا بزنس ہے، ابھی ہمارے پاس پونہ گھنٹہ ہے، پونہ گھنٹہ ہے، سارے ممبر ایڈجسٹ ہو جائیں گے۔

خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کی سالانہ رپورٹس برائے سال 2016-17, 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Finance, to please lay on the table of the House the annual reports of the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority, for the years 2016-17 and 2017-18.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I request to lay the annual reports of the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority for the years 2016-17 and 2017-18 before the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 7، کال اٹینشن نوٹس، سردار یوسف زمان، ایم پی اے وہ تو ہیں ہی نہیں، So lapsed۔ اکرم خان درانی صاحب، عنایت اللہ صاحب، جی آپ کریں گے ؟ جی جوائنٹ کال اٹینشن ہے، سردار حسین بابک صاحب، ان سب کا، جی عنایت اللہ خان صاحب کال اٹینشن نوٹس نمبر 867۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہم وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ گزشتہ آٹھ مہینوں سے مینجمنٹ کیڈر افسران کو پروموٹ کیا گیا ہے لیکن تاحال ان کی تعیناتی نہیں ہو سکی۔ 22 اکتوبر 2019 کو ہائی کورٹ نے تمام ٹیچرز کو جو سکول بھیج کر انتظامی کیڈر کے لوگوں کو تعینات کرنے کا حکم دیا تھا، اس کے لئے تیس دن کی مہلت دی تھی لیکن حکومت نے تاحال یہ حکم نافذ نہیں کیا ہے، لہذا حکومت اس حکم کو نافذ کرے۔

جناب سپیکر صاحب! میں آپ کے دو تین منٹ لوں گا اور ٹریژری بینچز کے منسٹر صاحبان کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا۔ یہ مینجمنٹ کیڈر جو ہے، یہ 12-2011 کے اندر 2009 کے یہ مینجمنٹ اے این پی اور پیپلز پارٹی کی کولیشن گورنمنٹ میں Decide ہوا تھا اور اس میں ٹیچر کیڈر کے جو لوگ ہیں، اس کے لئے بعد میں گنجائش پیدا کی لیکن اس گنجائش کو ہائی کورٹ نے Strike down کر دیا، ہائی کورٹ کے Repeatedly اس پر تین Decisions آ گئے، Finally ہائیکورٹ کا جو Decision آ گیا تھا اس میں ہائی کورٹ نے حکومت کو ڈائریکشنز ایشو کئے تھے کہ آپ مینجمنٹ کیڈر کے لوگوں کو پروموٹ کر کے ان کو انتظامی عہدوں پر لگائیں اور جو ٹیچنگ کیڈر کے لوگ ہیں ان کو سکولوں میں واپس بھیج دیں۔ اس پر اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے وہ رولز دوبارہ جاری کئے تھے، سکولز اینڈ لیٹریسی ڈیپارٹمنٹ نے ہائی کورٹ کے اندر ایشورنس دی تھی لیکن اس ایشورنس پر عمل نہیں کیا گیا تو کچھ Individual citizen as a petitioner کورٹ چلے گئے اور مینجمنٹ کیڈر کے کچھ لوگ چلے گئے تو ایک چوتھا فیصلہ 22 اکتوبر کو ہائی کورٹ نے دیا۔ اس فیصلے کے اندر ایک عمومی نوعیت کا فیصلہ تھا کہ All teachers to go school within thirty days، یہ 22 اکتوبر کو ہوا تھا، ایڈوکیٹ جنرل نے وہاں ایشورنس دی کہ Within thirty days تمام سکولوں کو ٹیچرز بھیج دیئے جائیں گے اور مینجمنٹ کیڈر کے لوگوں کو جو چھ سات آٹھ مہینے پہلے پروموٹ ہوئے ہیں، ڈی ای اوز اور مینجمنٹ کیڈر کی پوسٹوں پر تعینات کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ Specific decision بھی یہ آ گیا کہ اپر دیر اور پشاور کے ڈی او کو سٹیزن کی پٹیشن پر ہٹا دیا گیا کہ

ان کو ہم Set-aside کرتے ہیں، اب یہ مینجمنٹ کیڈر کے لوگوں کی جو فائل ہے، یہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے اندر کوئی سات، آٹھ مہینوں سے پینڈنگ رہی، ایک مہینے دو مہینے پہلے دوبارہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے وہاں یہ فائل بھیجی ہے لیکن ابھی تک اس پر فیصلہ نہیں ہو رہا ہے۔ جہاں تک اپر دیر، لوئر دیر کے ڈی ای او کا تعلق ہے، سلطان صاحب وکیل ہیں، وہ جانتے ہیں کہ جب کورٹ Decision دے دیتی ہے تو اس پر وزیر اعلیٰ سے Approval کی پھر ضرورت نہیں رہتی ہے، اس میں لوگ پھر Contempt میں جائیں گے، ان کے ساتھ چونکہ ہماری Understanding تھی کہ ہم عدالتوں کے اندر نہیں جائیں گے تو ابھی تک اس Understanding کے تحت ہم عدالتوں میں نہیں گئے ہیں، آج اسمبلی کا فلور بھی استعمال کر کے ہم یہ بھی Exhaust کرنا چاہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ نہیں کر رہے ہیں کیونکہ ایک سال اس میں گزر گیا تو ظاہر ہے لوگ پھر مجبور ہو کر دوبارہ عدالتوں کے اندر چلیں گے۔ میرے خیال میں ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے، مینجمنٹ کیڈر کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے اور یہ پی ٹی آئی حکومت کی جو گڈ گورننس کی پالیسی ہے، اس کی بھی خلاف ورزی ہے اور پی ٹی آئی نے ایجوکیشن کے اندر جو ریفارمز Introduce کئے تھے، عاطف خان نے As a Minister جو ریفارمز Introduce کئے تھے، یہ ان ریفارمز کی سپرٹ کے بھی خلاف ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اب Public interest میں ہے کہ اس فیصلے کو آپ فوری طور پر Implement کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب یا جو بھی مجھے ریسپانڈ کرے گا، وہ یہ بتا دیں، کوئی ٹائم فریم بتا دیں کہ کتنے وقت تک اس کو Implement کریں گے؟ کیونکہ کورٹ کا Decision تو 22 اکتوبر کو آچکا ہے، تیس دن آپ کو دیئے تھے، اب 22 دسمبر بھی گزر گیا، Sixty days بھی گزر گئے، اب آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس پر دوسرے ساتھی بھی بات کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب! آپ ریسپانڈ کریں گے۔ جی، بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! آج تو میرے خیال میں ہونا چاہیئے تھا کہ ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر فار ایجوکیشن موجود ہوتے لیکن وہ آج نہیں ہیں، لاء منسٹر صاحب موجود ہیں، جناب سپیکر! یہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے، میں Specifically بونیر کا پھر بتاؤں کہ میرے خیال میں پچھلے پانچ مہینوں سے جو چار پوسٹیں ہیں، ڈی ای او میل فیمیل ڈی ڈی او میل فیمیل، یہ پانچ مہینوں سے خالی ہیں، مینجمنٹ کیڈر اس لئے

ہماری حکومت میں ٹیچنگ اور مینجمنٹ کیڈر کو Separate کر دیا گیا تھا کہ یہ دوڑ ہی ختم ہو جائے، یہ جو Interference کی جو ہم بات کرتے ہیں، وہ ختم ہو جائے، میرٹ پر مینجمنٹ کیڈر کے جو لوگ ہیں وہ ڈسٹرکٹس میں مختلف پوسٹوں پر وہ ہوں، جناب سپیکر، جب ہم رابطہ کرتے ہیں، ڈائریکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ دو مہینے ہوگئے ہیں کہ سمری چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے، ہونا تو یہ چاہیئے کہ تعلیم کا جو مسئلہ ہے، تمام جو ڈیپارٹمنٹس ہیں یا تمام جو مسئلے ہیں وہ Priority ہیں لیکن تعلیم تو First priority ہونی چاہیئے، یہ تو ایک جنگ چل پڑی ہے، مینجمنٹ کیڈر کے اچھے اچھے لوگ سینیئر لوگ وہ اوایس ڈی بیٹھے ہیں، ان کو پوسٹوں پر نہیں لگایا جارہاہے۔ دوسرا جناب سپیکر، یہ جو اے ڈی اوز لگے تھے، ان کی پروموشن میرے خیال میں ہو گئی ہے، باقی وہ پوسٹیں بھی خالی ہیں، ایک بہت بڑا خلاہے، ٹیچنگ کیڈر کے ساتھ یہ جو مینجمنٹ کیڈر ہے، ٹیچنگ کی بھی اس پر ہم نے بات کی تھی کہ بہت ساری پوسٹیں خالی ہیں، صرف میری Constituency کا میں نے پچھلے اجلاس میں پوچھا تھا کہ ایس ایس کی کتنی پوسٹیں ہیں تو 195 پوسٹیں ہمیں بتایا گیا تھا، صرف میری Constituency بونیر میں اور پھر جواب بھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا تھا کہ 185 out of 195 یہ Vacant ہیں۔ آپ خود اندازہ کریں کہ ہائیر سیکنڈری سکولوں میں کسی میں ایک ایس ایس ہے اور میجارٹی سکولوں میں ایس ایس کی پوسٹیں خالی ہیں، مجھے امید ہے کہ لاء منسٹر صاحب اس مسئلے کو توجہ دیں گے، یہ جو مینجمنٹ کیڈر ہے یا جو ٹیچنگ کیڈر کی پوسٹیں خالی ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے جو ڈی پی سی کرنا ہوتی ہے، ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کے اجلاس بروقت منعقد کریں گے تو پروموشنز ہوں گی، آگے پوسٹیں خالی ہوں گی تو ایڈورٹائزمنٹ ہو گی اور لوگوں کو روزگار بھی ملے گا، سٹوڈنٹس کا جو ٹائم ہے وہ بھی بچ جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر، بڑا Important issue عنایت اللہ صاحب نے اٹھایا، بابک صاحب نے بھی اس کے اوپر بات کی ہے، بالکل عنایت اللہ صاحب نے درست فرمایا کہ جو ریفارمز پچھلے Tenure میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے شروع کئے، ایجوکیشن سیکٹر میں بڑا کام بھی ہوا تھا، اس طرح کے Decisions ہوئے تھے تاکہ Merit based, Effective Policy Decisions ہوئے تھے جس کی وجہ سے Functionality ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی بہت اچھی بھی ہوئی ہے، اس میں یہ بڑا Important تھا جو دونوں آنریبل ممبرز فرمارہے ہیں کہ مینجمنٹ کیڈر کے لوگوں

کو ہی ایڈمنسٹریٹیوپوسٹ کے اوپر لگنا چاہیئے نہ کہ ٹیچنگ کیڈر کے لوگ ڈسٹرکٹس کے اندر ایڈمنسٹریٹیوپوسٹ پر ہوں، اس کے اوپر میں یہ بھی یہاں پر آپ کے سامنے رکھ دوں کہ جو کمیٹی اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کی بنی تھی تو میں ضرور یہ کہنا چاہوں گا کہ بار بار اپوزیشن کے ممبرز نے اس ایشو کو اس کمیٹی کے اندر بھی اٹھایا تھا، حکومت اور اپوزیشن، ویسے ایسا بڑا کم ہوتا ہے لیکن یہ ایک ایسا ایشو تھا کہ ہم دونوں اس کے اوپر Agreed تھے کہ مینجمنٹ کیڈر کے لوگوں کو ہی ہونا چاہیئے، میں زیادہ کہانیوں کی طرف نہیں جاؤں گا، اس وقت ہم نے ایکشنز لئے ہیں، درست فرما رہے ہیں کہ کورٹ تک لوگ گئے، کورٹ نے بھی Decision دیا، کورٹ کا Decision بھی Implement کرنا آئین اور قانون کے نیچے وہ ضروری ہے، میں آج ہاؤس کو آپ کے توسط سے یہ Inform کرنا چاہ رہا ہوں کہ میجارٹی آف ڈسٹرکٹس جو ہیں، ان میں تو مینجمنٹ کیڈر کے لوگ لگ گئے تھے لیکن کچھ ڈسٹرکٹس کی بات جو یہاں ہوئی ہے، وہاں پر ٹیچنگ کیڈر کے لوگ موجود تھے، میں آج کی 'اپ ڈیٹ' آنریبل ممبر کو دے دوں آپ کے توسط سے کہ جو سمری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے موو کی تھی جس میں وہ تین یا چار لوگ پورے صوبے کے اندر جو رہ گئے تھے، ٹیچنگ کیڈر کے لوگ، ان کو ہٹانے اور مینجمنٹ کیڈر کے لوگوں کو ان ڈسٹرکٹس کے اندر لانے کی جو سمری تھی وہ آج چیف منسٹر صاحب کو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھیجی گئی تھی، ابھی تقریباً گھنٹہ پہلے چیف منسٹر صاحب نے اس کو سائن کر دیا ہے اور وہ Execute ہو گئی ہے، وہ سمری اور ان شاء اللہ وہ نوٹیفکیشن بھی جلد ان کے سامنے آ جائے گا تو میرے خیال میں کچھ اس طرح کی چیزیں جب ہاؤس میں آتی ہیں، اس کے اوپر اس طرح کا ایکشن لیا جاتا ہے، اس کو Positive sense میں لینا چاہیئے، میں اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا اور آج چیف منسٹر صاحب نے سمری کو سائن بھی کر دیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ نعیمہ کشور صاحبہ ہیں، حمیرا خاتون صاحبہ، آپ کا کافی بزنس ہو گیا ہے، اب ذرا ان لوگوں کو موقع دیں، حمیرا خاتون صاحبہ کی ریزولیوشن ہے۔

قرار دادیں

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ نہایت اہم ایشو ہے، سوئی گیس لوڈشیڈنگ کے حوالے سے، میرے ساتھ جنہوں نے معاونت کی ہے، محترم اکرم خان درانی صاحب، محترم عنایت اللہ خان صاحب، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ اور محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ۔ سردی کا موسم شروع ہوتے ہی

صوبے بھر میں اور پشاور شہر میں بالخصوص گیس کی لوڈ شیڈ نگ اور کم پریشر کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے تمام لوگوں اور خاص کر گھریلوں خواتین اور بچوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر معصوم بچے ناشتہ کئے بغیر سکول جاتے ہیں، اس کے علاوہ ہوٹلوں، تندور اور بیکریوں سے وابستہ ہزاروں مزدور اور مالکان کا کاروبار شدید متاثر ہوا ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ بھر اور بالخصوص پشاور شہر میں گیس کے کم پریشر اور لوڈ شیڈ نگ ختم کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: The resolution

جناب منور خان: جناب سپیکر، اس کے لئے کوئی دن رکھیں اور میٹنگ بلائیں۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایم ڈی سوئی نادرن گیس اور پیسکو چیف ان دونوں کو الگ الگ Dates پر بلائیں، اس میں جو ممبرز بھی آنا چاہتے ہیں، ان سب کو اطلاع دے دیں، جو بھی۔

جناب منور خان: کوئی Date دے دیں۔

جناب سپیکر: وہ Date اس سے Coordinate کر کے اور جو ممبرز بھی، پورے ایوان کو بتا دیں کہ وہ Date ہے، تو جو بھی ان کے ساتھ ان کے ایشوز ہیں، یہاں اسمبلی میں ان دونوں کو بلائیں، واپڈا والوں کو بھی اور سوئی گیس والوں کو بھی، سوئی گیس کی بے پناہ اس وقت شارٹیج ہے، پشاور میں اس کو ٹھیک کرنا ضروری ہے کہ لوگوں کو واقعی تکلیف ہو رہی ہے۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it.The resolution is passed.

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے لکھ کر بھیجیں، میرے پاس جو لکھی ہوئی چیزیں ہیں، پہلے میں وہ پڑھ رہا ہوں، پہلے ریزولیوشن ختم کرنے دیں پھر پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں، میں Point, of order after the resolution کرتا ہوں، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے اور یہ ریزولیوشن ہے، اس پر نام ہے اکرم خان درانی صاحب، محمود جان خان، وزیر زادہ خان، ہدایت الرحمان خان، شاہ داد خان، خوشدل خان صاحب، سلطان خان منسٹر لاء، کون پیش کرے گا، Wazir zada, move your resolution۔

جناب وزیر زادہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے، اکرم خان درانی صاحب، محمود جان خان، چترال سے ہدایت الرحمان صاحب ایم پی اے، شاہ داد خان، لاء منسٹر سلطان محمد خان صاحب اور خوشدل خان صاحب نے اس پر سائن کئے ہیں۔ ریزولیوشن ہے، یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ فرنٹیئر کنسٹبلری میں قوم بڑوزئی، کالاش، شیخ کمیونٹی کی پلاٹون شامل کی جائیں تاکہ ان اقوام کی محرومیوں کا ازالہ ہوسکے۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Sardar Aurangzeb Nalota Sahib, to please move your resolution.

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع ایبٹ آباد چونکہ پہاڑی علاقوں پر مشتمل ضلع ہے، جہاں پر صرف پی ٹی وی کا ایک یونٹ کام کر رہا ہے، اب وفاق پی ٹی وی یونٹ کو بند کرنے جارہا ہے جس کی وجہ سے ضلع ایبٹ آباد کی عوام میں شدید بے چینی پھیل رہی ہے کیونکہ اس یونٹ کی وجہ سے پی ٹی وی کی نشریات اور علاقے کے مسائل بہتر طور پر اجاگر کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اب چونکہ سی پیک کا منصوبہ بھی جس کا محور ضلع ایبٹ آباد ہے تو اس لئے اس یونٹ کو بحال رکھا جائے۔ اس کو بند نہ کیا جائے، میری اس معزز ایوان کی وساطت سے صوبائی حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ وہ اس یونٹ کو بند کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور پی ٹی وی کے یونٹ کو ایبٹ آباد میں بحال رکھے۔

جناب سپیکر: بالکل، یہ ایک اچھی ریزولیوشن ہے، اس لئے میں بھی اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور پی ٹی وی کا جو یونٹ ہے، یہ پورے ڈویژن کو Cover کرتا ہے، یعنی آٹھ، نو ضلعوں کو Cover کرتا ہے، اس کو کسی صورت میں بھی بند بالکل نہیں کرنا چاہیئے۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Baber Saleem Swati Sahib, please move your resolution.

بہت لمبی ریزولیوشن ہے، کوئی بہت ہی لمبی ریزولیوشن ہے، یہ آپ پڑھیں۔

جناب بابر سلیم سواتی: اس کو شارٹ پڑھ لوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شارٹ پڑھ لیں تو زیادہ اچھا ہے۔

جناب بابر سلیم سواتی: شارٹ پڑھ لوں۔ جناب شکریہ۔ جناب سپیکر! شارٹ اس طرح ہے، یہ لمبی کارروائی نہیں پڑھتا کہ کلاس ٹو ہائی وے مانسہرہ سے تھاکوٹ جو کلاس ٹو ہائی وے کی تعمیر ہے، اس میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی اور جو چائنیز تعمیراتی کمپنی ہے، مقامی آبادیوں سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پڑھیں، آپ ایسے غلط ہو جائیں گے۔

جناب بابر سلیم سواتی: ٹھیک ہے، پڑھوں۔

جناب سپیکر: Read کریں۔

جناب بابر سلیم سواتی: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ تو آگے جانا ہے۔

جناب بابر سلیم سواتی: صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا مانسہرہ تا تھاکوٹ کلاس ٹو ہائی وے کی تعمیر میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی تعمیراتی کمپنی مقامی آبادیوں سے کئے گئے، باہمی طے شدہ شرائط پر عمل درآمد نہ کرنے کی وجہ سے علاقے میں پائے جانے والی شدید ہیجانی کیفیت اور عوامی ردعمل کے پیش نظر اس قرارداد کے ذریعے صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ عوامی مفاد کے اس معاملے پر وفاقی حکومت اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی تعمیراتی کمپنی کو درجہ ذیل اقدامات اٹھانے کی فوری ہدایت کی جائے۔

نمبر ون، تعمیراتی کمپنی نیشنل ہائی وے اتھارٹی شاہراہ کے دونوں اطراف باڑ لگانے کا عمل شروع کر چکی ہے، مگر علاقے کے کسانوں کو زرعی زمینوں تک اور زرعی پیداوار کو مقامی منڈیوں تک پہنچانے کی راہداریاں فراہم نہیں کر رہی ہے جس کی وجہ سے مقامی کسانوں کے لئے مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے، حالانکہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے حکام ہر سطح پر راہداریاں فراہم کرنے کی یقین دہانیاں مختلف فورمز پر کرا چکے ہیں، نمبر دو، ضلع مانسہرہ کے تین بڑے گنجان آباد گاؤں مومند مچی بول، کلگان اور بٹر یڑ کے علاقوں میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی تعمیراتی کمپنی نے نہ تو برج اور نہ ہی Connective roads فراہم کئے ہیں جو کہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی باہمی طے شدہ شرائط کا حصہ ہیں، لہذا مقامی آبادی میں اس سلسلے میں شدید غم و غصہ ہے، اگرچہ مانسہرہ کی ضلعی انتظامیہ نے متعلقہ حکام سے متعدد بار اس ایشو پر باقاعدہ

Correspondence کرواکراس کی اہمیت کواجاگر کرنے کی کوشش کی، تاہم ابھی تک ایسی کسی کوشش کا کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہیں آیا، لہذا مندرجہ بالا دونشست کواجاگر کرتے ہوئے نیشنل ہائی وے اتھارٹی تعمیراتی کمپنی کو عوامی مفاد میں راہداریوں کی فراہمی اور تینوں گاؤں میں برج اور Connective roads کی فراہمی کا پابند بنایا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed. Hafiz Isam-ud-Din Sahib, point of order.

حافظ اسام الدین: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم----

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب! مولوی عبدالغفار صاحب کوہستان والے ان کی والدہ فوت ہو گئی ہیں، ان کے لئے دعا کریں۔

جناب سپیکر: مولوی عبدالغفار صاحب آنریبل ایم پی اے کی والدہ فوت ہو گئی ہیں، ان کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی حافظ صاحب!

جناب حافظ آسام الدین: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ ان الملک الا للہِ ۔ جناب سپیکر صاحب! ٹائم دینے کا شکریہ۔ پچھلے دو اجلاسوں میں میں آپ سے وقت مانگنے کے لئے بار بار کھڑا ہوتا تھا لیکن شکر ہے کہ آج مجھے ٹائم ملا، جناب سپیکر صاحب! ہم فاٹا کے ممبران ہیں، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہر اجلاس میں اور ہر Sitting میں ان قبائلی ممبران کو، نمائندگان کو موقع ملتا، یہ قبائلیوں کے مسائل یہاں بیان کرتے، پھر حکومت ان کے ساتھ تعاون کرتی، ان کے مسائل پر توجہ دیتی، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں کئی اجلاس گزر جاتے ہیں، سابقہ سیشن گزر گیا، سابقہ سیشن میں ہو سکتا ہے کسی ایک ممبر کو بھی فاٹا سے موقع نہیں ملا، میں تو یہاں یہ بھی کہوں گا کہ ہر Sitting میں ہر اجلاس میں وقت کا جو تیسرا حصہ ہے، وقت کا جو تیسرا حصہ ہو وہ فاٹا کے ممبران کو اپنے مسائل بیان کرنے کے لئے ملے (تالیاں) اور اب عمل سے بھی یہ لگتا ہے کہ فاٹا کا یہ جو انضمام ہے، یہ بھی آپ کو

عملی طور پر منظور نہیں ہے، کیونکہ ہمیں اپنے مسائل بیان کرنے کے لئے موقع نہیں ملتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میرے حلقے کے بہت مسائل ہیں، قبائلی اضلاع میں سب سے حساس میرا حلقہ ہے، جنوبی وزیرستان حلقہ محسود، پھر میں افسوس کے ساتھ یہ کہوں گا کہ اس کے باوجود ہمیں اپنے مسائل یہاں بیان کرنے کے لئے موقع نہیں ملتا، اگر ہم یہاں اپنے مسائل بیان نہیں کریں گے تو پھر ہم کہاں جائیں گے؟ آخر کار ہمارے لوگ کدھر جائیں گے، اس وقت میرے علاقے کا جو سب سے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اسام الدین صاحب! آپ کی بات سے غلط فہمی پیدا ہو گی، مجھے ذرا Clarify کرنے دیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر ان چیزوں کے لئے نہیں ہوتے ہیں، لیکن ہم پھر بھی ٹائم دیتے ہیں اور وہ شارٹ ہوتا ہے، دوسرا یہ جو باتیں آپ کر رہے ہیں نا، مسائل کا تو اس کے لئے ایک طریقہ ہے، رولز آف بزنس میں آپ اپنی کال اٹینشن جمع کریں۔

<u>حافظ آسام الدین:</u> کال اٹینشن بھی میں نے پیش کی تھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا کال اٹینشن کا یہ ہوتا ہے، میری عرض سنیں، ابھی آپ جو بات کر رہے ہیں، آپ کو اس کا کوئی جواب نہیں دے گا۔

<u>حافظ آسام الدین:</u> ٹھیک ہے، جی بس میں مختصر دو الفاظ میں اپنی بات۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو اس بات کا کوئی جواب نہیں دے گا، کوئی تیار ہی ہو کے نہیں آیا لیکن جب آپ کی کال اٹینشن ہو گی نا، اس ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر آپ کو Respond کرے گا، آپ کا مسئلہ تب حل ہو گا، آپ Legislative business میں Participate کریں، ہمارے لئے فاٹا کے ممبرز بڑے Important ہیں، آپ اپنا بزنس لایا کریں۔

<u>حافظ آسام الدین:</u> سب ایم پی ایز بیس منٹ تک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتے ہیں، مجھے دو منٹ نہیں مل سکتے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں کہہ رہا ہوں، فائدہ نہیں ہوتا، آپ جب جمع کروا کے آئیں گے نا، تو منسٹر تیاری کرے گا، آپ کو جواب دے گا، ابھی دیکھیں، ان کی ایک کال اٹینشن تھی تو وہ مسئلہ ہی حل ہو گیا، انہوں نے جواب دیا، صرف اس کال اٹینشن کے جمع ہونے پر، جی آپ بات کریں۔

<u>حافظ آسام الدین:</u> جناب سپیکر صاحب! جب ہمارے لوگوں کی واپسی ہوئی، آئی ڈی پیز کی واپسی ہوئی، جنگ کے بعد ان کے لئے سابقہ حکومت نے چار لاکھ کے معاوضے کا اعلان کیا تھا، وعدہ کیا تھا، جب لوگ

واپس جاتے تھے تو انہیں ایک تصدیقی فارم ابتدائی طور پر ملتا تھا چار لاکھ کے معاوضے کے لئے، ابھی ہوا یہ کہ وہ ہزاروں کی صورت میں جو تصدیقی فارم ہے، ملنے کے بعد وہ فارم پشاور آتا ہے، اس فارم کے نتیجے میں پھر چیک وہاں جاتے ہیں لیکن وہ ہزاروں فارم وہاں ابھی ہماری مقامی انتظامیہ کے پاس پڑے ہیں، تین چار سال گزر گئے، لوگ ہمارے کراچی سے آتے ہیں، سعودیہ سے آتے ہیں، دبئی سے آتے ہیں چیک مانگنے کے لئے، وہاں ان کے تصدیقی فارمز پشاور، سالہا سال گزر گئے اور وہ یہاں نہیں آتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان کو چیک مل سکیں، لہذا اس مسئلے پر میں سیکرٹری ریلیف صاحب اور وزیر صاحب کے توسط سے یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیں اور پھر یہ ہوتا ہے کہ وہاں اربوں، کھربوں روپیہ آجاتا ہے، وہاں جو ہمارے مقامی افسران ہوتے ہیں، وہ اپنے اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں، روزانہ کی بنیاد پر ایک کروڑ روپے پر انہیں لاکھ روپے سود کے ملتے ہیں، وہ ہمارے لوگوں کا، ہم پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے، ڈالے گئے، اس کے نتیجے میں جو اربوں، کھربوں روپیہ آیا، ابھی یہ بھی بیرونی امداد ہے لیکن یہ بیرونی امداد ہمیں لینے کا موقع نہیں ملتا ہے، ہمارے لوگ اس کے نتیجے میں ذلیل کئے جاتے ہیں، رسوا کئے جاتے ہیں، ایک تو یہ بہت اہم مسئلہ ہے، دوسرا مسئلہ یہ کہ سابقہ سیشن میں فاٹا کے معدنیات کے حوالے سے جو بل جس طریقے سے پاس کیا گیا، وہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور غیر آئینی طریقہ تھا، اپوزیشن ممبران کو تو درکنار جو ہمارے حکومتی ممبران ہیں، ان پر بھی اس رائلٹی پر رائے دینے کا موقع نہیں دیا گیا، یہ کون سا طریقہ ہے، ہمارے فاٹا کے باقی مسائل کیا کم تھے کہ سب سے پہلے فاٹا کے معدنیات سب سے اہم تھے، ہمارا انفراسٹرکچر وہاں ہمیں رہنے کے لئے گھر نہیں ملتے، ہمیں خریداری کے لئے لین دین کے لئے ہمارے بازار، ہماری دکانیں نہیں ہیں، ہمارا برا حال ہے لیکن انہیں فکر پڑی ہے، ہماری معدنیات تو کہیں نہیں گئے، ہمیں آزادی کا کوئی ایک دن بھی نہیں ملا، ہمیں خیبر پختونخوا میں انضمام سے پہلے ہمارے لئے ایکشن ان ایڈ آف سیول پلان آرڈیننس کی صورت میں ہم پر آرڈیننس مسلط کیا گیا، صرف فاٹا کے لوگوں کو ایک دن بھی آزادی کا نہیں ملا، قبائل سے کے پی کے میں انضمام ہمارا ہو گیا لیکن اس سے پہلے ہمارے لئے آرڈیننس کی صورت میں ایک کالا قانون پہلے سے لایا گیا تھا، منظور کروایا گیا تھا، تاکہ پھر انہیں شک کی بنیاد پر گرفتار کیا جائے، انہیں جیلوں میں ڈالا جائے، انہیں پوچھنے کے لئے جب کوئی آئے تو اسے بھی جیل کی کالی کوٹھڑیوں میں ڈال دیا جائے، لہذا ہم یہاں مطالبے کے لئے، اپنے مسائل بیان کرنے کے لئے یہی ذمہ دار فورم ہے، ہم باہر بازاروں میں مسائل بیان کرنے کے بجائے اس فورم پر زور دیتے ہیں، اس فورم کو طاقتور کیا جائے، فاٹا کے مسائل پر میں

حکومتی اپنے ممبران سے اور آپ کے توسط سے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ خصوصاً ہمارے حلقے کے مسائل پر خصوصی توجہ دی جائے، ہماری رائے کو توجہ دی جائے، ہم آپ کے خیر خواہ ہیں، ہم آپ کی حکومت میں ان شاء اللہ اضافے کے لئے کام کریں گے، آپ کی حکومت مزید پھلے، جزاکم اللہ خیر۔

Mr. Speaker: Thank you. Minster finance, please respond.

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کر لیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے بولنا چاہتے ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: جی۔

جناب سپیکر: بولیں، چلیں آپ بھی بات کر لیں، بلاول صاحب! اس کے بعد منسٹر فنانس بات کریں گے، اس کے بعد آپ کر لیں، بلاول کے بعد کر لیں۔

جناب بلاول آفریدی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ میرے Colleague نے Newly merged districts کے حوالے سے سپیچ کی، بالکل آج فنانس منسٹر صاحب بھی آئے ہوئے ہیں، ہم ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آج انہوں نے ہمیں بھی ٹائم دیا، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ ہمیں آزادی کے 72 سال بعد آزادی ملی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ جس طریقے سے ہم نے اپنی آزادی کے لئے Struggle کی ہے، Hard work کیا ہے، اپنے بانی الحاج شاہ جی گل آفریدی نے یہ Struggle کی، ہم نے جلسے کئے، جلوس کئے، سیمینارز کئے تاکہ ہمیں وہ سارے رائٹس مل جائیں جو باقی پاکستانیوں کے ہیں، چاہے وہ کراچی کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، چاہے وہ لاہور کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، چاہے وہ اسلام آباد کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، وہی رائٹس ہمارے بھی اس ملک کے ساتھ ہیں، حق ہے جو ہمیں دینا چاہیئے، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ فاٹا مرجر کے بعد ہمارے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے، وہ وعدے پورے نہیں ہو رہے ہیں، ہم حکومت سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے وعدے پورے کئے جائیں، Three percent NFC award کا حصہ جو ہمیں ملنے والا تھا، وہ ایشو ابھی تک پینڈنگ ہے، اس کے بعد وہاں پہ Twenty five thousand ہمیں جو نوکریاں دینے والے تھے لیویز کی، وہ بھی پینڈنگ ہیں، اس کے بعد انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم وہ کام کریں گے جس سے پہلے عوام کو فائدہ پہنچے لیکن ہمارے ابھی فاٹا مرجر کے

بعد جو فاٹا ریفارمز ہو چکے ہیں، کیا کام ہو رہے ہیں، جس سے عوام کو نقصان ہو رہا ہے اور وہ کام پہلے ہو رہا ہے، باقی کام بعد میں ہو رہا ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے، ہمارے عوام کے ساتھ، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے جو فاٹا ریفارمز کے حوالے سے اس میں ہمارے جتنے بھی منتخب ممبران ہیں، اکیس، وہ اس پروسیجر کے حوالے سے اور اس پراسیس کے حوالے سے ہمیں Update کیا جائے، ہمارا جو فاٹا ریفارمز پراسیس ہے، یہ کہاں تک پہنچا ہے؟ اس میں گورنمنٹ کے جو 'کنسرنڈ' لوگ ہیں جو 'کنسرنڈ' منسٹرز ہوں یا 'کنسرنڈ' ایم پی ایز ہوں یا اپوزیشن کے 'کنسرنڈ' لیڈر ہوں یا اپوزیشن کے باقی ممبرز ہوں، ہمارے آنریبل منسٹر، وہ ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے تاکہ ہمیں بھی Updates ملے کہ ہمارا فیوچر کیا ہے، آنے والے وقت میں ہمیں کیا کچھ ملنے والا ہے؟ یہ پی ٹی آئی کو کریڈٹ جائے گا، پی ٹی آئی گورنمنٹ کو کریڈٹ دیا جائے گا، اگر فاٹا ریفارمز جو وہاں پر عوام کے ساتھ وعدے کئے گئے ہیں، اگر وہ Proper طریقے سے Implement کئے جائیں، یہ کریڈٹ پی ٹی آئی گورنمنٹ کو جائے گا، یہاں پر فنانس منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے میں یہ درخواست بھی کروں گا کہ ہمارے فنڈز کے جو ایشوز ہیں، ابھی تک اگر وہاں پر آپ دیکھیں، ابھی تک ہمیں کوئی ایک بھی فنڈ 'ایلوکیٹ' نہیں ہوا تاکہ ہم اپنی عوام کے لئے کچھ کر سکیں، چاہے روڈ کا کام ہو، ہم ان کو پانی دلا سکیں، چاہے ان کو ہم سکولز کی Activities ٹھیک کرا سکیں، چاہے وہ ہم ہاسپیٹلز کی Activities کرا سکیں، سارے ہمارے پرابلمز چل رہے ہیں، میں آپ کو ایک Example دوں گا، میں دو ہفتے پہلے وہاں پر گورنمنٹ ڈگری کالج گیا، ان کی 'فیئر ویل' پارٹی تھی تو میں وہاں پر جب گیا تو سٹوڈنٹس نے مجھ سے کچھ چیزوں کی ڈیمانڈ کی کہ یہ چیزیں ہمیں چاہئیں، ان میں سب سے پہلے Priority base پر انہوں نے کہا کہ ہماری Lab equipments نہیں ہیں، وہاں پر میں نے خود اپنے Personal pocket expense سے ان کے لئے کمپیوٹر سسٹم لگایا ہوا ہے، لیکن کیا کریں کہ وہاں پر الیکٹرسٹی، بجلی کا ایشو ہے، اب وہ کہہ رہے کہ ہمارے لئے سولرائزیشن کی جائے، سولرائزیشن بھی میں اپنے جیب سے کراؤں گا، لیکن اس کے بعد بھی جو باقی ایشوز ہیں، باقی مسئلے ہیں، وہ پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ میں ڈائریکٹر ایجوکیشن کے پاس چلا جاتا ہوں، ڈائریکٹر ایجوکیشن مجھے یہ کہتا ہے کہ بلاول ابھی پرابلم ہماری یہ آ رہی ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، میں نے ان کو صرف یہ درخواست کی کہ Kindly please آپ ایک دو Buses provide کر دیں بچوں کے لئے تاکہ وہ صبح جلدی ٹائم پر سکول پہنچیں، وہاں سے پھر جلدی گھر پہنچیں، Even staff کے لئے میں نے ان کو یہ

درخواست کی تھی کہ آپ گاڑی Provide کریں ان کے لئے تاکہ سٹاف کو کوئی مسئلہ نہ آئے، لیکن اس کا مجھے کوئی جواب نہیں ملا، اس کے بعد ابھی میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ جو ظلم زیادتی ہو رہی ہے وہ یہ کہ جمرود سول ہاسپیٹل میں، میری Constituency میں وہاں پر کوئی جاب آئے، وہاں کے لوکل لوگوں کو جاب دینی چاہیئے، لوکل لوگوں کو وہ جابز نہیں ملیں، باہر کے علاقوں سے لوگ لاکر، ان کو جاب ملی ہیں جو کہ بڑی زیادتی ہے، عوام ابھی جمرود خیبر میں ہر ہفتے کے بعد وہ Protest کرتے ہیں اس کے خلاف، یہ کونسا انصاف آپ لوگ ہمیں دے رہے ہیں؟ ایسا نہ کریں، ہم پر رحم کیا جائے، ہم 72 سالوں سے رو رہے ہیں، ہمارے پچھلے بیس سالوں سے ہمارے گھر بار تباہ ہو چکے ہیں، یہاں پر آئی ڈی پیز کا مسئلہ چل رہا ہے، یہاں پر اگر دیکھیں تو ہمارے سکولز برباد ہیں، ہمارے کالجز برباد ہیں، ہمارے ہسپتال برباد ہیں، کوئی چیز ہماری ٹھیک نہیں ہے، ہم گورنمنٹ سے یہ درخواست کرتے ہیں، فنانس منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، Kindly please ہمارے فنڈز ریلیز کئے جائیں، جتنا بھی جلدی ہو سکے تاکہ اس سے ہماری محرومیاں ختم ہو جائیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> ہم نے اس نعرے پر الیکشن جیتا ہے، اس نعرے پر ہم نے الیکشن لڑا ہے کہ ہم اپنی عوام کو وہ سارے حقوق دیں گے جو کراچی کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، جو لاہور کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، جو اسلام آباد کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، خدارا ہم پر رحم کریں، ہمیں آگے لے کر چلیں اپنے ساتھ، ہمیں وہ سارے ترقیاتی فنڈز، وہ جلدی ریلیز کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو بلاول، تھینک یو ویری مچ۔ نثار صاحب، جی بلاول صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> جناب سپیکر صاحب! میں جب بھی فاٹا کے بارے میں بات کرتا ہوں، ایکس فاٹا کے بارے میں آپ مجھے دیتے ہیں، میں آپ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں، باقی میں منسٹرز صاحبان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، پی ٹی آئی کے جب بھی میں کسی منسٹر صاحب سے ملنے جاتا ہوں، عزت ملتی ہے، اللہ کا کرم ہے، میرے کام بھی ہوتے ہیں، نیچے ہمارا جو طبقہ ہے، بیوروکریسی آپ To be very honest. They are nothing, they are not doing any single thing for the country of Pakistan, for the people of Pakistan. So make sure your people should be take action on those peoples. We have go to forward and we have to advise for our peoples.

Mr. Speaker: Thank you. Bureaucracy is the public servant and you are a public representative.

ان شاء اللہ آپ کے یہ سارے Issues resolve ہوں گے۔ جی نثار خان صاحب!

جناب نثار احمد: شکریه. جناب سپیکر صاحب! چې تاسو مونږ له موقع را کړه، زه ستاسو او د ټول ایوان توجه نن هغه یو اهم مسئلې ته راا وړل غواړم چې زما په ضلع کښې په هغه ورځ باندې 'رولر' پټ شو، یو میاشت اوشوه، یو میاشت پس هغه 'رولر' چې دے، د پشاور کمپیوټرائزډ کانټا باندې تول شوے وو، بیا د ډرائیور او د ټرک نمبر هم ملاؤ شو، نن ماته ټیلفون راغلو چې د سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ د نا معلومه خلقو خلاف، خلق یئ معلوم شو خو هغه خلق با آثره وو، بارسوخ وو، د هغوی خلاف ایف آئی آر کټ نه شو، نامعلومه ایف آئی آر کټ شو، یو دا چې زما په ضلع مهمند کښې یو کیډټ کالج وو، د مهمند کیډټ کالج په نوم باندې په یو شپه کښې چې کله زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب هلته راغلو، د هغې نوم، د هغې نه د مهمند نوم لرې کړے شو چې هغه خلقو ته په هغې باندې سخت اعتراض دے، ټولې ضلعې ته او هلته صرف د ممد ګټ نوم اولیکلې شو، دریم زما په مهمند ډیم کښې چې زما زمکه ده، د بهاشا ډیم زمکه چې ده، په لس لکهه روپئ کنال باندې حکومت واپډې واغستله او زما زمکه چې ده، محترم ایم این اے صاحب په دوه درې لکهه روپئ ایکړ ورکړه، اته زره باندې پینځه اتیا ایکړه زمکه او مونږ سره وعده شوې وه چې په مهمند ډیم کښې به دغه شپږ زره نوکرئ لوکل خلقو ته روزګار ملاویږی، مونږ سره Skill هم شته، د هغې د پاره 'ډسکون' چائنا کمپنی چې کومه ده، هغه د پنجاب نه ریکروټمنټ کوی، په هغې کښې زما پښتانه ورونړه ډیر کم واغستل، دا ټول ظلمونه مونږ سره روان دی، زما په ضلع کښې دومره مسائل دی، بجلی پکښې نشته، زما په فیډرو باندې بجلی نشته دے، زما د اے آئی پی پروګرام نه چې کومې فیډرې منظور شی، په هغې باندې زما ایم این اے صاحب هلته افتتاح کوی، څومره د افسوس خبره ده، بل زما ایم این اے صاحب چې د مرکز نه فنډ راوړی، ټول ایم این ایز د مرکز نه فنډز راوړی، هغوی راپاڅی او زمونږ په فنډونو باندې په صوبائی فنډونو باندې هلته چې دے، هغوی افتتاح کوی نو لهذا زما د دې فورم ټولو ته اپیل دے چې دغه 'رولر' هم معلوم شی، ځکه که دغه 'رولر' د پاره دغه غله نامعلومه پاتې

شی نو دغه غلو ته به دوام ملاؤ شی او با اثره خلق به د سرکار ټوله اوسپنه راواخلی او په مارکیټ کښې به ئے خرڅه کړی او هغه غلو هغوی ته ستام هم ورکړے دے ، هغه ګودام ته خو نن هم هغه چې دے ، ټرک ئے معلوم دے او هغه په نا معلومه کښې ایف آئی آر کټ شو، نو لهذا ډیر زر تر زره د په دې باندې ایکشن واغستې شی۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ۔ میں لاء منسٹر صاحب کو یہ ہدایت کرتا ہوں کہ فاٹا کے جو ہمارے بھائی جن کے ساتھ محرومیاں اور مشکلات ہو رہی ہیں، ڈیپارٹمنٹ میں، وہ لاء منسٹر صاحب ان کے ساتھ اور فاٹا کے ممبران لاء منسٹر کے ساتھ Closed interaction رکھیں، ان کے لئے جو ٹیلی فون کال کرنی ہوں، کسی آفیسر سے بات کرنی ہو، لاء منسٹر صاحب! یہ کام Kindly آپ کریں، Because they are new Members تو ابھی ذرا ان کو مشکلات ہیں اور لاء منسٹر صاحب کا ادھر اسمبلی میں بھی آفس ہے، ادھر بھی ہے، اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بھی آپ ان سے مل سکتے ہیں، میں بھی ضرور، مجھ سے بھی جو آپ کی خدمت ہے، مجھ سے آکر کروائیں، ہم آپ کو پوری سپورٹ کریں گے، Because میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری، یہ پی ٹی آئی حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے، یہ Merging اگر کوئی پوچھے کہ اس سال میں پی ٹی آئی کی اس صوبے میں سب سے بڑی Achievement کیا ہے تو میں کہوں گا کہ Merging of these FATA districts، یہ سب سے بڑا کام ہے، تو اس میں ہمارے چیئرمین صاحب آئے ہوئے تھے پرسوں، عمران خان صاحب وہ یہی ہم سب کو ہدایات دے کر گئے تھے کہ فاٹا میں سب نے توجہ دینی ہے، فاٹا میں کام کرنے ہیں، فاٹا کے لوگوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے، ان کی احساس محرومی دور کرنی ہے، So، ایک میکنزم ہم نے آج بنا دیا، آپ کے لئے میں بھی حاضر اور لاء منسٹر خاص طور پر ابھی آپ کو فنانس منسٹر جواب دیں گے، آپ نے باتیں کی ہیں، جی جھگڑا صاحب!

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! پہلے میں آتے ہوئے ہی میرے ساتھ جو Merged areas کے جو ایم پی ایز ہیں، شاید ابھی ہاؤس میں نہیں ہیں غزن جمال صاحب، جن کو سی ایم نے فوکل پرسن فار ڈیویلپمنٹ اپوائنٹ کیا ہوا ہے، ان کو میں آج آنے سے پہلے کہہ رہا تھا کہ اس ہفتے میں یا اگلے ہفتے میں قبائلی اضلاع کے سارے ایم پی ایز کے ساتھ ایک سیشن ہمارا کرنا ضروری ہے تاکہ ہم ان کو Update کریں، ڈیویلپمنٹ بجٹ پر کام ہو رہا ہے تو میں ان کے ساتھ کل ہی ایک ٹائم سیٹ کر لوں گا تاکہ جیسے آپ نے کہا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔

وزیر خزانہ: نئے ممبرز آئے ہیں تو ان کے ہم سارے Grievances وہاں پر ہی سن لیں گے اور ان شاء اللہ زیادہ سے زیادہ حل بھی ہو جائیں گے، میں صرف دو تین باتیں جو ہیں وہ اس پر کہوں گا، ایک تو جیسے آپ نے کہا کہ ہمیں وہ وقت بھی یاد رکھنا چاہیئے جو 12 ,11 ,10 ,2008-09 میں قبائلی اضلاع میں بلکہ سارے پختونخوا میں تھا، اس کی نسبت آج اگر میرے بھائی جو قبائلی اضلاع سے Elect ہو کر آئے ہیں، Complaint بھی کر رہے ہیں، مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آج اس ایوان میں ان کی آواز سنی جا رہی ہے، پورے صوبے میں اور پورے پاکستان میں سنی جا رہی ہے، کیونکہ یہ وہ کام تھا جو 72 سال میں کسی بھی وقت ہو سکتا تھا لیکن نہیں ہوا، اس کے ساتھ ایک اور بات بھی ہمیں یاد رکھنی ہے، میری ایک ذاتی رائے ہے، پچھلے سال سسٹم کو دیکھتے ہوئے جو میری رائے بنی ہے کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ یہ 'مرجر' ایک دم سے ہوا کیونکہ اکثر ہمارے بیوروکریٹک سسٹم میں اگر ایک کام Immediately نہ ہو تو پھر وہ ٹلتا ہی جاتا ہے، وہ ہوتا نہیں ہے، Immediately ہوا اور اس کی وجہ سے کچھ مشکلات بھی ہیں، Immediately ہر مسئلہ Solve نہیں ہوتا لیکن کم از کم قبائلی اضلاع کے ہر باشندے کو پاکستان کی Full citizenship مل گئی، صرف نیشنل اسمبلی میں نہیں، اس ایوان میں ایک آواز بھی مل گئی اور ان شاء اللہ میرا یہ ماننا ہے کہ ہم صرف ان کی ڈیویلپمنٹ میں ہی ان کا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ پورے صوبے کو اور پورے پاکستان کو اٹھائیں گے، چونکہ جیسے آپ اس وقت تھے، جناب سپیکر! جیسے پرائم منسٹر صاحب نے کہا کہ جتنی Patriotism Ship اور Spirit قبائلی اضلاع کے لوگوں میں ہے شاید پورے پاکستان کے لوگوں میں نہیں ہے۔ جناب سپیکر! Politically ہم نے کوشش کی ہے کہ جتنا کچھ ہم کر سکیں، ہم ایک چھوٹے سے ٹائم میں کریں گے، Peaceful elections، واحد سات اضلاع پورے پاکستان میں جن میں ہر خاندان کو صحت انصاف کارڈ Available ہے، طورخم بارڈر کی 24 hours opening اس میں اگر مسئلے بھی ہوں، میں کل گیا تھا، دونوں طرف خوشی ہے، اس سے ٹریڈ کو جو فائدہ پہنچتا ہے وہ میرے بھائی بلاول صاحب کو بھی پتہ ہو گا، ریکارڈ بجٹ کا لانا حالانکہ اس پر ابھی کام کرنا ہے، ایک بات جو میرے بھائی نے کی کہ ہمارا جو ایڈمنسٹریٹو سسٹم ہے، اس کو اپنا Face improve جو ہے وہ ضرور کرنا ہے، یہ گلہ اکثر میں بھی کرتا ہوں کہ مجھے Join کریں، یہ تو مجھے سول سروس ریفارمز کے بہت بڑے چیمپئن لگتے ہیں، ان کو ہمارا ساتھ دینا چاہیئے، ان شاء اللہ آپ کی Help لیں گے، یہ سسٹم جو بھی ہے وہ

Improve کرنے کے لئے ان شاء اللہ یہ 83ارب کا ڈیویلپمنٹ بجٹ ہم نے بنایا ہے، ہم اس سے زیادہ پیسے لائیں گے، ہر سال لائیں گے، قبائلی اضلاع کو ان کا حق Without party line جو ہے وہ ملنا چاہیئے، ہم بڑی چیزوں پر کام کر رہے ہیں، وزیرستان میں میر علی میں، میران شاہ میں جو Composition کے ایشوز ہیں، اس پر ہم نے Already جو ہے پیسے بھی دینے شروع کر دیئے ہیں، جس سپیڈ سے ہم ہر کام کرنا چاہتے ہیں، شاید وہ ساری Capacity administrative system میں ہمیں بنانی پڑے گی لیکن یہ میں آپ کے ساتھ وعدہ کر سکتا ہوں کہ میرا اپنا ستر فیصد نہیں تو ساٹھ فیصد سے زیادہ ٹائم قبائلی اضلاع کے Issues solve کرنے پر ہی لگتا ہے، کیونکہ میں خود سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کی Context میں سب سے پہلا حق ان کا ہے، میرے سارے قبائلی اضلاع کے جو ممبران ہیں ان سے یہی ریکویسٹ ہو گی کہ ایشوز آئیں گے، آپ پوائنٹ آؤٹ کریں، یہاں پر پوائنٹ آؤٹ کریں، میرے آفس میں آئیں، پوائنٹ آؤٹ کریں، لاء منسٹر سے بات کریں، ہم اپنی پوری کوشش کریں گے کہ ان کو Solve کریں لیکن ایک Element of positively بھی ضرور رکھیں، کیونکہ یہ چیلنج جیسے آپ نے کہا کہ عمران کی گورنمنٹ لائی ہے اور ان شاء اللہ آگے ہم یہاں پر سوشل سیکٹر میں بھی ڈیویلپمنٹ کریں گے، اکنامک سیکٹر میں بھی ڈیویلپمنٹ کریں گے، ان کے تھرو انٹرنیشنل ٹریڈز کو بھی بڑھائیں گے اور ان کی Connectivity باقی پاکستان سے بھی لائیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! لاسٹ چیز جیسے ہم بڑے پراجیکٹس کی بات کر رہے ہیں، ایگنک میں Again جو آخری پراجیکٹ اس صوبے کا منظور ہوا ہے وہ کہیں اور کا نہیں بلکہ وہی طورخم موٹروے ہے، جس کے تھرو خیبر ڈسٹرکٹ میں چار سو پچاس ملین ڈالر زیعنی ستر ارب روپے کا ایک منصوبہ آئے گا اور انشاء اللہ اس گورنمنٹ کے دور میں ہی آئے گا، بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو ویری مچ، یہ ایک ریزولیوشن ہے، جی بلاول!

جناب بلاول آفریدی: سر! میں نے ایک عرض کی تھی، سپیشل ٹاسک کمیٹی کا میں نے کہا تھا کہ اس میں خاطر خوا اضافہ ہوا ہے، نیز ممبران اسمبلی اسلام آباد آتے جاتے ہیں، جہاں پر ان کو رہائش کے سلسلے میں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ موجودہ خیبر پختونخوا ہاؤس میں کمروں کی سہولیات ناکافی ہو چکی ہے، لہذا یہ

اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ اسلام آباد میں واقع فاٹا ہاؤس جو کہ اب خالی پڑا ہے، خیبر پختونخوا اسمبلی کے ممبران کی رہائش کے لئے مختص کر کے اسمبلی سیکرٹریٹ خیبر پختونخوا کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the question before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ! پھر آپ کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ میری ایک تحریک التواء تھی، کرنل شیر کیڈٹ کالج۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ابھی اذان ہونے والی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی میں صرف دو منٹ میں، اس میں یہ ہے کہ انکوائری بھی ہو چکی ہے، اس میں جس نے الزام لگایا تھا وہ بھی چلا گیا ہے، اب میری آپ سے اتنی گزارش ہے۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس میں کمیٹی کی رپورٹس وغیرہ سارے بچوں کے حق میں آچکی ہے، بچوں کے داخلے کا ٹائم گزر رہا ہے تو اس میں آپ رولنگ دے دیں کہ یہ بچے جو ہیں، جن پر الزامات تھے جو کہ غلط ثابت ہوئے ہیں، یہ تحریک التواء کمیٹی میں گئی ہے، اس پر بحث ہوئی ہے، پھر اس کمیٹی کی رپورٹ بھی میرے پاس موجود ہے، ان بچوں کو وہاں پر ایڈمشن دیا جائے، ان کو ریگولر کیا جائے، جناب سپیکر صاحب! بس صرف اتنی درخواست ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب اس میں مسئلہ کیا ہے، جب فیصلہ ہو گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میرے پاس جو رپورٹ آئی ہے، اس کے تحت وہاں پر جو پرنسپل تھا وہ وہاں سے چلا گیا ہے، اس کو ہٹا دیا گیا ہے، اب جو نیا پرنسپل آیا ہے وہ بچوں کو ایڈمشن نہیں دے رہا، جبکہ بچے جو ہیں، اس پر کوئی سگریٹ نوشی کا کوئی الزام تھا یا کسی قسم کا الزام تھا تو وہ بھی اس کمیٹی میں ہے، مطلب وہ ان پر Prove نہیں ہو سکا لیکن اب ایڈمشن ان کو نہیں مل رہے ہیں، مہربانی کر کے آپ کی طرف سے ایک رولنگ آنی چاہیئے تاکہ ان کو ایڈمشن ملے اور وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکے۔

جناب سپیکر: یہ ایشو سٹینڈنگ کمیٹی کو گیا تھا، اس کی رپورٹ آ گئی اور رپورٹ ہاؤس میں پاس بھی ہو گئی، پھر اس کو کوارٹر 'کنسرنڈ' کو انکوائری بھیجی گئی، تو I instruct them کہ اس پر عمل کیا جائے اور ان کو ایڈمشن دیا جائے، On the basis of this report because کہ یہ Innocent declare ہو گئے ہیں، The sitting is adjourned till 02:00 pm, Thursday, 2nd January, 2020.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 2 جنوری 2020 دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)